وما آتاکم الرسول فخذوہ
وما نہاکم عنہ فانتہوا

الاربعین فی اسلوب الادب للوالدین

والدین کے ساتھ طرزِ ادب
چالیس احادیث کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ
وَمَا نَھٰکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَھُوۡا

الاربعین فی

اسلوبِ الادب لِلوالدین

والدین کے ساتھ طرزِ ادب

چالیس احادیث مبارکہ کی روشنی میں

For More Books Click On
Ghulam Safdar
Muhammadi Saifi

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد

جملہ حقوق بحق مؤلف وناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	الاربعین فی اسلوبِ الادبِ لِلوالدین والدین کے ساتھ طرزِ ادب — چالیس احادیث مبارکہ کی روشنی میں
ترتیب وتحریر	ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی
اہتمام	خانقاہ وجامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد
تعداد	1100
اشاعتِ اول	مارچ 2021 بمطابق شعبان 1442ھ
اشاعت دوم	اپریل 2021 بمطابق رمضان المبارک 1442ھ

اللہ کے فضل وکرم، انسانی طاقت وبساط کے مطابق کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تصحیح، طباعت اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ مستقبل میں مزید احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالٰی ہماری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہماری سعی قبول فرمائے۔

For More Books Click On
Ghulam Safdar
Muhammadi Saifi

بسم الله الرحمن الرحيم

بَلَغَ العُلیٰ بِکمالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ
حَسُنَت جَمیعُ خِصالِہٖ
صلّو علیہِ وآلِہٖ

فیضانِ نظر

مجدد العصر، دلیل السُبُل، خزینة الاسرار

وارث النبیِ المختار، وسیلة الطالبین، نقیب المحبوبین

محبوب السالکین، امام المتقین، وصفوة العابدین

جلیس الرحمٰن، الامام الخراسان

حضرت اخوندزادہ پیر **سیف الرحمٰن** مبارک نور اللہ مرقدہ

بنظر کرم

غوث الزمان ، محبوب الامام الخراسان، تاج الاولیاء

امام الاتقیاء ،زینۃ الاصفیاء ، طبیب ارواحنا وقلوبنا

سیدی و سندی ، مرشدی و مولائی ، و سیلتنا الی اللہ

شیخ المشائخ شیخ الطریقۃ

حضرت **میاں محمد السیفی** اطال اللہ حیاتہ

فہرست مضامین

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

تاثرات

استاذالکل رئیس المناطقہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی

صدر مدرس جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد

بانی و مہتمم دارالعلوم انوارِ رضا، راولپنڈی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محترم جناب ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی دامت برکاتہم العالیہ ادارہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم کے بانی ایک عالم اور تصوف میں نمایاں مقام رکھنے والے متحرک اور فعال ذوق عظیم شخصیت ہیں کہ جن کے ادارہ نے چند ہی سال میں اتنی نمایاں ترقی پائی کہ اہلسنت کی ملکی تنظیم (تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان) کے بیس ہزار اداروں میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپ کے ادارہ میں درجہ اولیٰ سے لیکر درجہ الشہادۃ العالمیہ (ایم اے اسلامیات) تک کلاسز ہیں۔ جبکہ دو سال کے سالانہ امتحانات میں 50 فضلاء کی رسم دستار بندی ادا کی جاچکی ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ میں صاحبانِ نسبت فضلاء مختلف ممالک میں سلسلہ ہائے طریقت میں کام کررہے ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ اتنے عظیم اور طریقت کی ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ آپ نے تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی کام شروع کردیا ہے۔ جن میں ایک نئی

تصنیف ''الاربعین فی اسلوب الادب للوالدین''منظرِ عام پر آئی ہے۔ جس میں آپ نے درجنوں آیتوں اور چالیس احادیث کے مضامین کو مختلف عنوانات سے سجا کر ادبی صحیفہ مکمل کیا۔ زیر نظر کتاب میں ایک ایسا عنوان بھی دیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالی کے ذکر و بیان کے متصل والدین کا ذکر خیر فرما کر، اس عنوان کی بلندی اوج ثریا تک پہنچائی۔ اس مضمون کی افادیت اتنی ہے کہ اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر ہونا لازم قرار دیا جائے تو اس امت کی نئی پود فائدہ سے خالی نہ ہو گی۔ آپ کا یہ صحیفہ آپکی طرف سے ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ مدتوں امت مسلمہ اس سے فائدہ اٹھا کر ایک اچھی نسل مہیا کرے گی۔ قرآن کریم میں والدین کے مقام و مرتبہ پر جس انداز میں روشنی ڈالی گئی اس کی جھلک ذیل میں کچھ یوں ہے:

لَا تَعۡبُدُونَ إِلَّا اللهَ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ إِحۡسَانًا[1]

ترجمہ: اللہ کے سوا (کسی اور کی) عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

إِن تَرَكَ خَيۡرًا الۡوَصِيَّةُ لِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡأَقۡرَبِينَ بِالۡمَعۡرُوفِ[2]

ترجمہ: اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہو، تو (اپنے) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں بھلے طریقے سے وصیت کرے۔

---

[1] البقرہ، 83

[2] البقرہ، 180

قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ[1]

ترجمہ: فرمادیں: جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حق دار تمہارے ماں باپ ہیں۔

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا[2]

ترجمہ: اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ[3]

ترجمہ: (محض) اللہ کے لئے گواہی دینے والے ہو جاؤ خواہ (گواہی) خود تمہارے اپنے یا (تمہارے) والدین یا تمہارے رشتے دار۔

أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا[1]

ترجمہ: تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

---

[1] البقرۃ،215

[2] النساء،36

[3] النساء،135

وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا[2]

ترجمہ: اور آپ کے رب نے حکم فرمادیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو۔

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ[3]

ترجمہ: میرا (بھی) شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ (تجھے) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا[4]

ترجمہ: اور اپنے ماں باپ کے ساتھ بڑی نیکی (اور خدمت) سے پیش آنے والے (تھے) اور (عام لڑکوں کی طرح) ہرگز سرکش و نافرمان نہ تھے۔

---

[1] الانعام، 151

[2] الاسراء، 23

[3] لقمان۔ 14

[4] مریم، 14

وَوَصَّيۡنَا الۡإِنسَانَ بِوَالِدَيۡهِ حُسۡنًا[1]

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اس کے والدین سے نیک سلوک کا حکم فرمایا۔

وَوَصَّيۡنَا الۡإِنسَانَ بِوَالِدَيۡهِ إِحۡسَانًا[2]

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم فرمایا۔

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے والدین کا ادب، خدمت، تعظیم کرنے کا حکم فرمایا جسے اس کتاب میں اعلیٰ انداز میں پیش کیا گیا۔ نا صرف یہ بلکہ چالیس تفصیلی احادیث کا ذکر غیر متناہی لوگوں کی ہدایت کا سبب بنے گی۔ بالعموم امت مسلمہ اور بالخصوص صاحبان نسبت سے درخواست ہے کہ کتابِ ہذا سے فائدہ اٹھائیں۔ خوش خبری یہ ہے کہ اس کے بعد آنے والی کتاب تصوف، صوفیاء، طُرقِ اعمال و عبادات کا مجموعہ آپکے ہاتھوں میں ہو گا۔ جس کو پڑھ کر عمل کرنے والے آپ کے متبعین بلادِ اسلامیہ میں استاد کا درجہ اور مبلغین کی جماعت متصور ہو گی اور ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی صاحب دامت براکاتہ العالیہ سے طریقت میں تربیت لیکر عالم اسلام کی ایک عظیم جماعت شمار ہونے لگے گی۔

یکے از طالبان طریقت

(مفتی) محمد سلیمان رضوی غفرلہ

2 شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 15 مارچ 2021ء

---

[1] العنکبوت، 8

[2] الاحقاف، 15

امام المدرسین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری

بانی ومہتمم جامعہ قادریہ مردان پاکستان

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا[1]

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات شریف میں یہ لکھا دیکھا: اے ابن آدم! اپنے رب سے ڈر، صلہ رحمی قائم رکھ، والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ۔ اللہ تیری عمر میں اضافہ فرمادے گا اور زندگی کے ہر مشکل مرحلے میں آسانی فرمائے گا۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کے ساتھ جس سلوک اور طرز عمل کا حکم فرمایا ہے، موجودہ معاشرہ میں اس اخلاق حسنہ کا فقدان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ مادی دور میں زندگی کے تمام تر سہولیات موجود ہونے کے باوجود بھی ہر شخص سکون اور آرام کا متلاشی ہے اور وجہ صاف ظاہر ہے کہ قرآن وسنت کے احکامات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے زندگی کے تمام اوقات اور مواقع میں ہم اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں قبلہ ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی صاحب اطال اللہ تعالیٰ حیاتہ نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھانے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اسی سلسلے میں ایک اور کڑی کے طور

---

[1] العنکبوت، 8

پر قبلہ ڈاکٹر صاحب نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کے موضوع پر قلم اُٹھایا ہے۔یہی وہ موضوع ہے جس کی بجا آواری قرآن وسنت نے اللہ تعالی کی بندگی کے بعد دوسرے نمبر پر رکھی ہے۔اوراسی حکم کے متعلق بار بار تاکید فرمایاہے۔

قبلہ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں نہ صرف چہل احادیث مبارکہ جمع کی ہے بلکہ قرآن وسنت سے وہ خوشخبریاں بھی جمع کی ہے جو ان لوگوں کے لیے ہیں جو کہ اللہ تعالی اوراس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پیروی کرتے ہوئے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرتے ہیں۔اوراسی کے ساتھ ساتھ ان وعیدات اور بُرے انجام کی خبریں بھی جمع کی ہیں جو کہ ان لوگوں کے متعلق وارد ہوئی ہیں جو کہ اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو پامال کرتے ہیں اور والدین کے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں اور ان کے دلوں کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔

الغرض یہ کہ قبلہ ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر بے بہا خزانہ جمع کیاہے۔ہماری دعاہے کہ اللہ تعالی قبلہ ڈاکٹر صاحب کی اس سعی کو شرف قبولیت عطاء فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادم علوم الدین المنقول والمعقول فقیر

ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری

جامعہ قادریہ مردان پاکستان

7شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 22مارچ 2021ء

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور/رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد متصلاً والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا[1]

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم دیا کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

اس کی بنیادی وجہ ایک تو یہ ہے کہ انسانی وجود تخلیق کی خداوندی کے بعد ماں باپ کا مرہون منت ہے اسی لئے فرمایا کَمَا رَبَّیَانِیۡ صَغِیۡرًا [2]

اگرچہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو رب نہیں کہہ سکتے لیکن بطور فعل ماضی قرآن پاک نے تربیت کا فیضان انسان کے والدین کی طرف منسوب کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس وقت تک بچہ سن شعور کے بعد سن بلوغ کو نہیں پہنچتا ماں باپ کا محتاج ہوتا ہے وہی اس کی جسمانی حفاظت بھی کرتے ہیں اور روحانی اخلاقی تربیت بھی۔

---

[1] بنی اسرائیل، 23

[2] بنی اسرائیل، 24

محترم ڈاکٹر محمد سر فراز محمدی سیفی صاحب مدظلہ نے اس کتاب میں والدین کے حقوق، ان کی نافرمانی کی سزا اور دیگر جملہ امور قرآن پاک بالخصوص چالیس احادیث کی روشنی میں بیان کر کے امت کو ایک عظیم سوغات سے نوازا ہے اللہ تعالی نے محترم ڈاکٹر صاحب کو علمی دینی خدمات کا جذبہ اور صلاحیت سے نوازا ہے اور ان کے وقت میں برکت رکھی ہے۔

آپ کی یہ خدمات بطور صدقہ جاریہ رہتی دنیا تک ان کے نامہ اعمال میں ثواب کا ذخیرہ ہوں گی ان شاء اللہ۔

مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ مرکز معارف اولیاء

دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

25 شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 09 اپریل 2021ء

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

میزانِ حروف : ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ انوار رضا جوہر آباد، مدیر سوئے حجاز لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا[1]

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

اس ارشاد الٰہی کو بار بار پڑھ کر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنی عبادت کیساتھ ماں باپ کیساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ تو اس کی حکمتیں اور حسن سلوک کی اہمیت عند اللہ کس قدر زیادہ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حاضر دربار رسالت ہوا تو استفسار کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون سا عمل افضل ترین عمل ہے؟ فرمایا: مقررہ اوقات میں نماز کی ادائیگی، میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل افضل ترین ہے؟ فرمایا: والدین کیساتھ بھلائی، میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد کون سا عمل افضل ترین عمل ہے؟

[1] بنی اسرائیل: 23

ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا (متفق علیہ)

ہمارے ممدوح اور دنیائے نقشبندیہ سیفیہ کے آفتاب و مہتاب حضرت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی ایک پریکٹیکل مسلمان ہیں۔ حقائق کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں۔ اصولوں کے پابند اور متبع شریعت و سنت ہیں۔ اتباع شریعت و سنت ان کی طبیعت ثانیہ ہے۔ عاشق مدینہ ہیں اور رب کریم ان کے خلوص کی برکت سے بار بار شہر محبت کی حاضریاں انہیں عطا فرماتا ہے۔

پختہ یقین ہی ایمان کامل کی علامت و دلیل ہے اور وہ اس نعمت سے خوب خوب سرفراز کئے گئے ہیں۔ معاشرتی برائیوں کے خاتمہ اور نیکیوں کے فروغ کے لئے ان کی شبانہ روز جدوجہد قابل رشک ہے اور پیش نظر کتاب "الاربعین فی اسلوب الادب للوالدین" ان کی اسی محنت کی کرامت ہے۔ اللہ کرے ان کا یہ کام تاثیر کی قوت سے بھرپور ہو اور اس کا مطالعہ سے دلوں کی دنیا بدلتی چلی جائے کہ یہی مقصود فطرت اور مطالبہ مسلمانی ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

غبار راہ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ سہ ماہی انوار رضا جوہر آباد

مدیر ماہنامہ سوئے حجاز لاہور

13 رمضان 1442ھ بمطابق 26 اپریل 2021ء

حرف آغاز

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَزَلۡ عَالِماً قَدِیۡراً وَصَلَّی اللهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیۡ اَرۡسَلَہٗ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً بَشِیۡراً وَنَذِیۡراً وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡماً کَثِیۡراً اَمَّا بَعۡدُ

پیارے محبوب، افضل الانبیاء، خاتم الانبیاء، محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ[1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگوں کا زمانہ آئے گا جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔

[1] اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب الشھادات، باب لا یشھد علی شھادۃ جور اذا اشھد

اور امت میں ایک وقت ایسا ہو گا جب فتنہ زور پکڑے گا۔فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى يَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ: أَبْيَضُ بِمِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ[1]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا دلوں پر فتنے اس طرح مسلسل پیش کیے جائیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے مسلسل ہوتے ہیں، جس میں وہ پیوست کر دیا گیا، اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، اور جس دل نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا، اس پر ایک سفید نکتہ لگا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے، ان میں سے ایک دل

[1] اخرجه مسلم فی الصحیح، کِتَابُ الْإِيمَانِ، باب رَفْعِ الْأَمَانَةِ وَالْإِيمَانِ مِنْ بَعْضِ الْقُلُوبِ وَعَرْضِ الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوبِ

سفید پتھر کی طرح چمک دار ہو جائے گا جسے قیام قیامت تک کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، جبکہ دوسرا دل سیاہ راکھ کی مانند ہو گا جیسے الٹا برتن ہو، وہ نہ تو نیکی کو پہچانتا ہے اور نہ برائی کو، وہ صرف وہی جانتا ہے جو اس کی خواہشات سے اس میں پیوست کر دیا جائے۔

آج اس پر فتن دور میں جب معاشرتی سطح پر خود غرضی، عدم برداشت، دین سے دوری اور ادب سے نابلدی نے اخلاقی پستی اور گراوٹ کو معاشرے میں رواج دے دیا ہے۔ ان حالات میں قیامت تک ہماری بھلائی اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کے لائے ہوئے دین میں ہی ہے۔ جس دین نے انسان کو معاشرتی سطح پر خلیفۃ اللہ کا درجہ بخشا ہے۔
رشتوں ناطوں اور ہر طرح کے معاملات کی احسن ترین صورت شریعت مطہرہ یعنی فرمان رسول ﷺ میں ہے
فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ[1]

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (کنزالایمان)

[1] الحشر: 7

اسی سے روشنی حاصل کرنے کیلئے والدین کے حقوق کے متعلق فرمان رسول کریم ﷺ،
اللہ تعالیٰ کے فضل اور مرشد کریم کی نسبت کے طفیل اکٹھے کرنے کی سعی کی جارہی ہے
اللہ عزوجل اسے ہمارے اور پڑھنے والوں کیلئے توشہ آخرت بنائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ

الفقیر 

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی عفی عنہ

والدین کے ساتھ طرزِ ادب- 40 احادیث مبارکہ

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

1. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي، قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ، قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ، قَالَ: «ثُمَّ أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ، قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ»[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ فرمایا تیری ماں پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا باپ۔

2. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ، أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ، فَقَالَ:

---

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح کتاب الادب باب: من أحق الناس بحسن الصحبة

«هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَالْزَمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا»[1]

حضرت معاویہ بن جاہمہ السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں گئے اور عرض کی میں جہاد کے لیے جانا چاہتا ہوں اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہاری ماں ہے ؟اس نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس کے ساتھ لازم رہو، کیونکہ جنت اس کے پیروں کے نیچے ہے۔

ایک روایت میں ہے الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔[2]

3. عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْئٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الجهاد، الرخصة فی التخلف لمن له والدة

[2] مسند الشهاب القضاعی

وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا[1]

حضرت مالک بن ربیعہ الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت انصار میں سے ایک شخص آیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ماں باپ کے فوت ہونے کے بعد بھی ان کے ساتھ کوئی نیکی کرنا میرے ذمہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، چار قسم کی نیکیاں ہیں۔(۱) ان کی نماز جنازہ پڑھنا۔ (۲) ان کے لیے استغفار کرنا اور ان کے عہد کو پورا کرنا (۳) ان کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (٤) اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، یہ ان کے ساتھ وہ نیکیاں ہیں جو ان کی موت کے بعد تم پر باقی ہیں۔

4. سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا - صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ - عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ: «الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا» قَالَ: ثُمَّ أَيُّ قَالَ: «بِرُّ

[1] اخرجہ ابی داؤد فی السنن و، أبواب النوم، باب فی بر الوالدین

الوَالِدَيْنِ» قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: «الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ» قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وبن شیبانی رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ ہمیں اس گھر والے نے بتایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا" : نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے کہا: اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا" : پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ "میں نے کہا: اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا" : پھر اللہ کے رستے میں جہاد کرنا۔ "حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے انہی سوالوں پر اکتفا کیا، اگر میں مزید درخواست کرتا تو آپ ﷺ مزید چیزیں بتا دیتے۔

5. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ،

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأدب، باب قول الله تعالیٰ: ووصینا الإنسان بوالدیه حسنا

وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ، وَالدَّيُّوثُ، وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ، وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تین انسانوں کی طرف اللہ رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا ان میں ماں باپ کا نافرمان ہوگا، اور بالوں کو کاٹ کر مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت ہوگی اور دیوث (عورتوں کا دلال) ہوگا اور جو تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہونگے وہ ماں باپ کا نافرمان ہوگا، اور عادی شرابی، اور احسان جتلانے والا۔

6. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ قَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ» قَالَ: لَا، قَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَبِرَّهَا» [2]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے بہت بڑا گناہ کر لیا ہے کیا اس کی کوئی

[1] اخرجه النسائی فی السنن، کتاب الزکاۃ، المنان بما أعطی

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی بر الخالة

توبہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری ماں ہے؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: کیا تمہاری خالہ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! فرمایا: اس کے ساتھ نیکی کرو۔

والدین کے ساتھ بھلائی

7. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَرَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلَدِهِ وَنَشَاطِهِ مَا أَعْجَبَهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ كَانَ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ‹‹إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى وَلَدِهِ صِغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَإِنْ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَإِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ رِيَاءً وَتَفَاخُرًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ[1]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی گزرا جو بہت بڑا جسیم تھا صحابہ کو عجیب لگا کہنے لگے کاش یہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا (تو کیا ہی اچھا ہوتا) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید کہ

[1] اخرجه الطبرانی فی المعجم الاوسط، باب المیم من اسمه محمد

اپنے چھوٹے بچوں کے لیے محنت کرتا ہو پس یہ اللہ کے راستہ میں ہے شاید کہ یہ محنت کرتا ہوا اپنے بوڑھے والدین کے لیے پس یہ اللہ کے راستہ میں ہے شاید کہ یہ اپنی ذات کے لیے محنت کرتا ہو تا کہ وہ لوگوں سے بے پرواہ ہو جائے پس یہ اللہ کے راستہ میں ہے۔ اور اگر یہ ریاء اور فخر کیلئے ہے تو شیطان کے راستے میں ہے۔

8. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هِبَتِهِ إِلَّا وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ، وَالْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ»[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ و بن شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی کو کوئی چیز ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس نہ لے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دینے کے بعد واپس لے لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس لیے کہ ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا شخص قے کر کے اس کو چاٹنے والا ہے۔

[1] اخرجه النسائي في السنن، كتاب الهبة، رجوع الوالد فيما يعطي ولده

والدین کا حق

9. عَن سُلَيمان بُنِ بُرَيدَة، عَن أَبِيهِ، رَضِی اللہُ عَنہُ، أَنَّ رَجُلا كَانَ فِي الطَّوَافِ حَامِلا أُمَّہُ يَطُوفُ بِهَا فَسَأَلَ النَّبِیّ صَلَّی اللہُ عَلَیہ وَسَلَّم هَلْ أَدَّيْتُ حَقَّهَا قَالَ: لا، ولاَ بِزَفْرَةٍ وَاحِدَةٍ، أَوْ كَمَا قَالَ[1]

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی ماں کو اٹھائے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا، اس نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو اس کی ایک بار خندہ پیشانی کا بھی بدل نہیں ہے۔

10. أَنَّ رَجُلًا، أَتَى عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ لِي أُمًّا بَلَغَهَا مِنَ الْكِبَرِ أَنَّهَا لا تَقْضِي حَاجَةً إِلَّا وَظَهرِی مَطِيَّةٌ لَهَا فَأُوطِيهَا وَأَصْرِفُ عَنْهَا وَجْهِي، فَهَلْ أَدَّيْتُ حَقَّهَا قَالَ: لَا. قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَيْسَ بَعْدَ مَا

[1] اخرجه البزار فی المسند، مسند بریدۃ بن الحصیب،

حَمَلْتُهَا عَلَى ظَهْرِي، وَحَبَسْتُ عَلَيْهَا نَفْسِي قَالَ: لَا، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَصْنَعُ ذَلِكَ بِكَ وَهِيَ تَتَمَنَّى بَقَاءَكَ، وَأَنْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ بِهَا وَأَنْتَ تَتَمَنَّى فِرَاقَهَا[1]

ایک شخص امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیااور کہاکہ میری ماں بوڑھی ہو چکی ہے اور وہ اس وقت میرے پاس ہے میں اسے اپنے کاندھوں پہ اٹھاتاہوں،اپنے کسب و مزدوری سے اسے کھلاتاہوں اپنے ہاتھوں سے اس کے منہ ہاتھ صاف کرتاہوں،ان تمام کے باوجود بھی شرمندگی سے میں اس سے منہ چھپاتاہوں۔ کیامیں نے اس کاحق اداکیاہے؟ توحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایانہیں(تم نے پھر بھی اس کاحق ادانہیں کیاہے، اور تم اس کاحق اداکروتو بھی کیسے کروگے اس نے تمہیں اپنے شکم میں اٹھائے رکھاہے اس لئے کہ اس کا پیٹ تمہاری جگہ تھااس کے پستان تمہاری پیاس بجھانے کاسبب تھے)وہ یہ سب کرتی تھی اور ساتھ یہ بھی تمناکرتی تھی کہ تم زندہ رہو اور تم اس کے ساتھ یہ سب کررہے ہواور تیری خواہش ہے کہ وہ مر جائے۔

---

[1] الجامع فی الحدیث لابن وھب

11. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ. قَالَ لَكَ أَبَوَانِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کیا میں جہاد کروں، آپ نے پوچھا کہ تیرے والدین ہیں، اس نے جواب دیا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا تو ان دونوں میں جہاد کر (یعنی خدمت کر)۔

12. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِمْتُ، فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَأُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا قَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَذَاكَ الْبِرُّ، كَذَاكَ الْبِرُّ» وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے نیند کی حالت میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں قرآن کریم کی تلاوت کی آواز سنائی دی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت حارثہ بن

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، كِتَاب الأدب، باب لاَ يُجَاهِدُ إِلاَّ بِإِذْنِ الأَبَوَيْنِ

[2] اخرجه احمد فی المسند، مسند النساء، مسند الصديقة عائشة بنت الصديق

نعمان ہیں، تمہارے نیک لوگ اسی طرح کے ہوتے ہیں نیک لوگ اسی طرح ہوتے ہیں اور وہ اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے۔

13. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ . قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آدمی اپنے ماں باپ پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے اپنے ماں اور باپ کو گالی دے گا۔

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کِتَاب الأدب، باب لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

والدین کی ناراضگی

14. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں اور اللہ تعالیٰ کا جلال والد کی ناراضگی میں ہے۔

15. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ، وَيُزَادَ فِي رِزْقِهِ، فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر کو لمبا کردے اور اس کے رزق کو زیادہ کردے تو اس کو چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

[2] اخرجه احمد فی المسند، مسند المکثرین من الصحابة، مسند أنس بن مالك

والدین کی اطاعت-ذریعہ مغفرت

16. عَنِ ابن عمر رضی اللہ عنه . رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمَا. عَنۡ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیۡنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوۡنَ أَخَذَهُمُ الۡمَطَرُ، فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِی الۡجَبَلِ، فَانۡحَطَّتۡ عَلَى فَمِ غَارِهِمۡ صَخۡرَةٌ مِنَ الۡجَبَلِ، فَأَطۡبَقَتۡ عَلَیۡهِمۡ، فَقَالَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ انۡظُرُوا أَعۡمَالاً عَمِلۡتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً، فَادۡعُوا اللّٰہَ بِهَا لَعَلَّهُ یَفۡرُجُهَا. فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِی وَالِدَانِ شَیۡخَانِ كَبِیرَانِ، وَلِی صِبۡیَةٌ صِغَارٌ كُنۡتُ أَرۡعَى عَلَیۡهِمۡ، فَإِذَا رُحۡتُ عَلَیۡهِمۡ فَحَلَبۡتُ بَدَأۡتُ بِوَالِدَیَّ أَسۡقِیهِمَا قَبۡلَ وَلَدِی، وَإِنَّهُ نَاءَ بِیَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَیۡتُ حَتَّى أَمۡسَیۡتُ، فَوَجَدۡتُهُمَا قَدۡ نَامَا، فَحَلَبۡتُ كَمَا كُنۡتُ أَحۡلُبُ، فَجِئۡتُ بِالۡحِلَابِ فَقُمۡتُ عِنۡدَ رُءُوسِهِمَا، أَكۡرَهُ أَنۡ أُوقِظَهُمَا مِنۡ نَوۡمِهِمَا، وَأَكۡرَهُ أَنۡ أَبۡدَأَ بِالصِّبۡیَةِ قَبۡلَهُمَا، وَالصِّبۡیَةُ یَتَضَاغَوۡنَ عِنۡدَ قَدَمَیَّ، فَلَمۡ یَزَلۡ ذَلِكَ دَأۡبِی وَدَأۡبَهُمۡ حَتَّى طَلَعَ الۡفَجۡرُ، فَإِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنِّی فَعَلۡتُ ذَلِكَ ابۡتِغَاءَ وَجۡهِكَ، فَافۡرُجۡ لَنَا فُرۡجَةً نَرَى مِنۡهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللّٰہُ لَهُمۡ فُرۡجَةً حَتَّى یَرَوۡنَ مِنۡهَا السَّمَاءَ.

وَقَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ، أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَلَقِيتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ، وَلاَ تَفْتَحِ الْخَاتَمَ. فَقُمْتُ عَنْهَا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً. وَقَالَ الآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلاَ تَظْلِمْنِي، وَأَعْطِنِي حَقِّي. فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا. فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلاَ تَهْزَأْ بِي. فَقُلْتُ إِنِّي لاَ أَهْزَأُ بِكَ، فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا. فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ مَا بَقِيَ، فَفَرَجَ اللهُ عَنْهُمْ[1]

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی چل رہے تھے کہ بارش نے انہیں آلیا اور انہوں نے مڑ کر پہاڑی کی

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب الأدب، باب إجابة دُعاءِ مَنْ بَرَّ والدَيْه

غار میں پناہ لی۔ اس کے بعد ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہو گیا۔ اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو نیک کام کئے ہیں ان میں سے ایسے کام کو دھیان میں لاؤ جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیا ہو تا کہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو ممکن ہے وہ غار کو کھول دے۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چراتا تھا اور واپس آکر دودھ نکالتا تو سب سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا اپنے بچوں سے بھی پہلے۔ ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جاڈالا چنانچہ میں رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو چکے ہیں۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا پھر میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا میں گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انہیں سونے میں جگاؤں اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پہلے بچوں کو پلاؤں۔ بچے بھوک سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے اور اسی کشمکش میں صبح ہو گئی۔ پس اے اللہ! اگر تیرے علم میں بھی یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کشادگی پیدا کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی اور ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔ دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا، وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے اسے مانگا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں۔ میں نے دوڑ دھوپ کی اور سو دینار جمع کر لایا پھر اس کے پاس انہیں لے کر گیا پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مہر کو مت توڑ۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا (اور زنا سے باز رہا) پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی (چٹان کو ہٹا کر) پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لیے تھوڑی سی اور کشادگی ہو گئی۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول کی مزدوری پر رکھا تھا اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو۔ میں نے اس کی مزدوری دے دی لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجہی کی۔ میں اس کے اس بچے ہوئے دھان کو بوتا رہا اور اس طرح میں نے اس سے ایک

گائے اور اس کا چرواہا کر لیا (پھر جب وہ آیا تو) میں نے اس سے کہا کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو (چٹان کی وجہ سے) غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری طرح کشادگی کردی جس سے وہ باہر آ گئے۔

17. عَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الأَجْرَمِنَ اللهِ. قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ. قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلاَهُمَا. قَالَ فَتَبْتَغِي الأَجْرَمِنَ اللهِ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کی میں ہجرت اور جہاد کی

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالآدَابِ، باب بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَأَنَّهُمَا أَحَقُّ بِهِ

آپ ﷺ (کے ہاتھ پر) بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے اس نے عرض کی جی ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ سے اس کا اجر چاہتے ہو اس نے عرض کی جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا اپنے والدین کی طرف جا اور ان دونوں سے اچھا سلوک کر۔

18. عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ، وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا؛ فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ، وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا؛ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ، وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ؛ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ، وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُوتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ، وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللهِ[1]

---

[1] اخرجاه احمد فی المسند، تتمة مسند الأنصار، حديث معاذ بن جبل

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دس چیزوں کی وصیت فرمائی ہے۔(۱)اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔(۲)والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تمہیں تمہارے اہل خانہ اور مال میں سے نکل جانے کا حکم دے دیں۔(۳)فرض نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک کر دیتا ہے اس سے اللہ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔(٤)شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔(٥)گناہوں سے بچنا کیونکہ گناہوں کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔(٦)میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنے سے بچنا خواہ تمام لوگ مارے جائیں۔(۷)کسی علاقے میں موت کی وباء پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو وہیں ثابت قدم رہنا۔(۸)اپنے اہل خانہ پر اپنا مال خرچ کرتے رہنا۔(۹)انھیں ادب سکھانے سے غافل ہو کر لاٹھی دور نہ کرنا۔(۱۰)اور ان کے دلوں میں خوف اللہ پیدا کرتے رہنا۔

19. عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَصَلَّيْتُ

الْخُمُسَ، وَأَدَّيْتُ زَكَاةَ مَالِي، وَصُمْتُ شَهْرَ رَمَضَانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا، كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَكَذَا - وَنَصَبَ إِصْبَعَيْهِ - مَا لَمْ يَعُقَّ وَالِدَيْهِ»[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وبن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں 'زکوۃ ادا کرتا ہوں ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ان اعمال پر ثابت قدم رہتے ہوئے فوت ہوگا وہ قیامت کے دن انبیاء کرام (علیہم السلام) صدیقین (رضی اللہ عنہم اجمعین) اور شہداء رحمتہ اللہ علیہم کے ساتھ اس طرح ہوگا یہ کہہ کر نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلی کو کھڑا کر کے اشارہ کیا تاوقتیکہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔

[1] اخرجه احمد فی المسند، مسند الأنصار، بقية حديث عمرو بن مرة الجهنی

20. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلاَّ ثَلاَثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلاً عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلاَتِي. فَأَقْبَلَ عَلَى صَلاَتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلاَتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلاَتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ. فَقَالَ أَىْ رَبِّ أُمِّي وَصَلاَتِي. فَأَقْبَلَ عَلَى صَلاَتِهِ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ. فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ - قَالَ - فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ. فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ

فَصَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَی الصَّبِیَّ فَطَعَنَ فِی بَطْنِہِ وَقَالَ یَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِی ۔ قَالَ ۔ فَأَقْبَلُوا عَلٰی جُرَیْجٍ یُقَبِّلُونَہُ وَیَتَمَسَّحُونَ بِہِ وَقَالُوا نَبْنِی لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ . قَالَ لَا أَعِیدُوهَا مِنْ طِینٍ كَمَا كَانَتْ . فَفَعَلُوا . وَبَیْنَا صَبِیٌّ یَرْضَعُ مِنْ أُمِّہِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰی دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّہُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِی مِثْلَ هٰذَا . فَتَرَكَ الثَّدْیَ وَأَقْبَلَ إِلَیْہِ فَنَظَرَ إِلَیْہِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِی مِثْلَہُ . ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰی ثَدْیِہِ فَجَعَلَ یَرْتَضِعُ . قَالَ فَكَأَنِّی أَنْظُرُ إِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَحْكِی ارْتِضَاعَہُ بِإِصْبَعِہِ السَّبَّابَةِ فِی فَمِہِ فَجَعَلَ یَمُصُّهَا . قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِیَةٍ وَهُمْ یَضْرِبُونَهَا وَیَقُولُونَ زَنَیْتِ سَرَقْتِ . وَهِیَ تَقُولُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیلُ . فَقَالَتْ أُمُّہُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِی مِثْلَهَا . فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَیْهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِثْلَهَا . فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِیثَ فَقَالَتْ حَلْقَی مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَیْئَةِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِی مِثْلَہُ . فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِی مِثْلَہُ . وَمَرُّوا بِهٰذِہِ الْأَمَةِ وَهُمْ یَضْرِبُونَهَا وَیَقُولُونَ زَنَیْتِ سَرَقْتِ .

فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلِ ابْنِی مِثْلَهَا . فَقُلْتَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِی مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِی مِثْلَهُ . وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ . وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِی مِثْلَهَا[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پنگھوڑے میں سوائے تین بچوں کے اور کسی نے کلام نہیں کیا حضرت عیسیٰ بن مریم اور صاحب جریج اور جریج ایک عبادت گزار آدمی تھا اس نے ایک عبادت خانہ بنایا ہوا تھا جس میں وہ نماز پڑھتا تھا جریج کی ماں آئی اور وہ نماز میں تھا اس کی ماں نے کہا اے جریج! (جریج نے اپنے دل میں) کہا اے میرے پروردگار ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف میری نماز ہے پھر وہ نماز کی طرف متوجہ رہا اور اس کی ماں واپس چلی گئی پھر اگلے دن آئی تو وہ نماز پڑھ رہا تھا تو وہ کہنے لگی اے جریج! (جریج نے اپنے دل میں) کہا اے میرے پروردگار ایک طرف میری ماں ہے اور دوسری طرف میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ رہا پھر اس کی ماں نے کہا اے اللہ جب تک جریج فاحشہ عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے اس وقت

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالآدَابِ، باب تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلاَةِ وَغَيْرِهَا

تک اسے موت نہ دینا بنی اسرائیل (کے لوگ) جریج اور اس کی عبادت کا بڑا تذکرہ کرتے تھے بنی اسرائیل کی ایک عورت بڑی خوبصورت تھی وہ کہنے لگی کہ اگر تم چاہتے ہو تو میں جریج کو فتنے میں مبتلا کردوں وہ عورت جریج کی طرف گئی لیکن جریج نے اس عورت کی طرف توجہ نہ کی ایک چرواہا جریج کے عبادت خانے میں رہتا تھا اس عورت نے اس چرواہے کو اپنی طرف بلایا۔ اس چرواہے نے اس عورت سے اپنی خواہش پوری کی جس سے وہ عورت حاملہ ہو گئی تو جب اس عورت کے ہاں ایک لڑکے کی پیدائش ہوئی تو اس نے کہا یہ جریج کا لڑکا ہے (یہ سن کر) لوگ آئے اور انھوں نے جریج کو اس کے عبادت خانہ سے نکالا اور اس کے عبادت خانہ کو گرادیا اور لوگوں نے جریج کو مارنا شروع کر دیا جریج نے کہا تم لوگ یہ سب کچھ کس وجہ سے کر رہے ہو لوگوں نے جریج سے کہا تو نے اس عورت سے بدکاری کی ہے اور تجھ سے لڑکا پیدا ہوا ہے جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے تو لوگ اس بچے کو لے کر آئے جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں جریج نے نماز پڑھی پھر وہ نماز سے فارغ ہو کر اس بچے کے پاس آیا اور اس بچے کے پیٹ میں انگلی رکھ کر کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے اس لڑکے نے کہا

فلاں چرواہا۔ پھر لوگ جریج کی طرف متوجہ ہوئے اس کو بوسہ دینے لگے اور

اسے چھونے لگے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے لیے سونے کا عبادت خانہ بنادیتے

ہیں جریج نے کہا نہیں بلکہ تم اسے اسی طرح مٹی کا بنادو پھر لوگوں نے اسی طرح

بنادیا اور تیسرا وہ بچہ کہ جس نے پنگھوڑے میں بات کی اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک

بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا تو ایک آدمی ایک عمدہ سواری پر بہترین لباس پہنے

ہوئے وہاں سے گزرا تو اس بچے کی ماں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا بنا

دے پھر وہ بچہ دودھ چھوڑ کر اس سوار کی طرف مڑا اور اسے دیکھتا رہا پھر وہ بچہ

کہنے لگا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا پھر وہ بچہ پستان کی طرف متوجہ ہوا اور دودھ

پینے لگا راوی کہتے ہیں گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکایت بیان کر رہے ہیں اس کے دودھ پینے کو اپنی شہادت کی انگلی اپنے منہ

میں ڈال کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلی کو چوسنا شروع کر دیا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ

ایک لونڈی کے پاس سے گزرے جسے لوگ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ تو نے

زنا کیا ہے اور چوری کی ہے اور وہ کہتی ہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ میرے لیے اللہ

ہی کافی ہے اور بہتر کارساز ہے تو اس بچے کی ماں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس

عورت کی طرح نہ بنانا تو اس بچے نے دودھ پینا چھوڑ کر اس باندی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا اے اللہ مجھے اس جیسا بنادے پس اس موقع پر ماں اور بیٹے کے درمیان ایک مکالمہ ہوا ماں نے کہا اے سر منڈے ایک خوبصورت شکل والا آدمی گزرا تو میں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا بنادے تو نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنا اور لوگ اس باندی کے پاس سے گزرے تو لوگ اسے مارتے ہوئے کہہ رہے تھے تو نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے تو میں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا تو نے کہا اے اللہ مجھے اس عورت جیسا بنادے بچے نے کہا بیشک وہ آدمی ظالم تھا تو میں نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنا اور یہ عورت جسے لوگ کہہ رہے تھے کہ تو نے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا اور تو نے چوری کی ہے حالانکہ اس نے چوری نہیں کی تھی میں نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا بنادے۔

والدین کی خدمت

21. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ. قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ناک خاک آلود ہو گئی پھر ناک خاک آلود ہو گئی پھر ناک خاک آلود ہو گئی عرض کی گئی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون آدمی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے اپنے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا اور (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، باب رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكِبَرِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

والدین کی دعا

22. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ایک مظلوم کی بد دعا، دوسری مسافر کی دعا اور تیسری والد کی بیٹے کے لیے دعائے ضرر۔[2]

23. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ، إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ، فَيُقَالُ: أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ، فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ، حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ[3]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کچا (ساقط) بچہ جھگڑا (عرض/درخواست) کرے گا اپنے مالک (اللہ عزوجل) سے

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی دعوة الوالدین

[2] دعا پر حرف علیٰ آجائے تو دعائے ضرر کا معنیٰ بنتا ہے۔

[3] اخرجه ابن ماجه فی السنن کتاب الجنائز، باب ما جاء فیمن أصیب بسقط

جب مالک اس کے والدین کو دوزخ میں ڈالے گا پھر حکم ہوگا اے کچے بچے ،عرض و درخواست کرنے والے (اپنے مالک سے) اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جاؤ وہ تو وہ ان دونوں کو جنت میں لے جائے گا۔

والدین کے ساتھ نیکی

24. عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ: «زَوْجُهَا» قُلْتُ: فَأَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ قَالَ: «أُمُّهُ»[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے شوہر کا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی ماں کا ہے۔

[1] اخرجه الحاکم فی المستدرک، کتاب البر والصلة

25. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین خوبیاں جس شخص میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ کمزوروں سے نرم برتاؤ کرنا، والدین سے مہربانی کا معاملہ کرنا اور غلام سے اچھا سلوک کرنا۔

26. عَنْ ابن عمر رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابن عمر رضی الله عنه وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[2]

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء فی صفة أوانی الحوض

[2] اخرجه المسلم فی الصحيح، كتاب الإمارة، باب فضيلة الإمام العادل، وعقوبة الجائر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

27. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ قَالَ بَلَى. فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ - قَالَ - اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ. فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ. فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ[1]

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف جاتے تو اپنے دراز گوش کو آسانی کے لیے ساتھ رکھتے تھے جب اونٹ کی

[1] اخرجه المسلم فی الصحیح، کِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالآدَابِ، باب فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الأَبِ وَالأُمِّ وَنَحْوِهِمَا

سواری سے اکتا جاتے تو دراز گوش پر سوار ہو جاتے اور اپنے سر پر عمامہ باندھتے تھے ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے اسی دراز گوش پر سوار تھے اس کے پاس سے ایک دیہاتی آدمی گزرا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی سے فرمایا کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے عرض کی کیوں نہیں آپ نے اس دیہاتی کو اپنا دراز گوش دے دیا اور اسے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا اور اسے عمامہ دے کر فرمایا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے تو آپ سے آپ کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے اس دیہاتی آدمی کو دراز گوش عطا کر دیا حالانکہ آپ نے اسے اپنی سہولت کے لیے رکھا ہوا تھا اور عمامہ جسے آپ اپنے سر پر باندھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے اور اس دیہاتی کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

28. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَجُلاً، أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلاَقِهَا.

قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ

أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ . قَالَ وَقَالَ

ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ أُمِّي وَ رُبَّمَا قَالَ أَبِي [1]

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کی کہ میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے لہٰذا اب تیری مرضی ہے اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔ سفیان کبھی والدہ کا ذکر کرتے ہیں کبھی والد کا۔

والدین کی نافرمانی پر عتاب

29. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ . قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ . قَالَ الإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ . قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ وَشَهَادَةُ

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ. فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى

قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ [1]

حضرت ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتادوں؟ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا" اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا"، راوی کہتے ہیں: آپ اٹھ بیٹھے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر فرمایا" :اور جھوٹی گواہی دینا"، یا جھوٹی بات کہنا رسول اللہ ﷺ بار بار اسے دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا" :کاش آپ خاموش ہو جاتے"۔

30. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ [2]

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، أبواب الزكاة، باب ما جاء فی الصدقة عن الميت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اسے اس کا فائدہ ہو گا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اس شخص نے عرض کی میرے پاس ایک باغ ہے آپ ﷺ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

31. عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرُّوا آبَاءَكُمْ تَبَرَّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَعِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ وَمَنْ تُنُصِّلَ إِلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے ماں باپ سے حسن سلوک کرو تمہاری اولادیں خدمت گذار رہیں گی لوگوں کی عورتوں کو پاکدامن رکھو تمہاری عورتوں کو پاکدامن رکھا جائیگا اور جس شخص کے پاس کوئی معذرت کرتے ہوئے آیا لیکن اس نے قبول نہ کیا وہ میرے پاس میرے حوض پر نہیں آئیگا۔

[1] اخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب البر والصلة،

32. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، فَقَالَ: ارْجِعْ عَلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ سے ہجرت پر بیعت کرنے کی نیت سے حاضر ہوا ہوں اور میں نے اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جا ان کے پاس واپس جا اور ان کو ہنسا جس طرح تو نے ان کو رلایا۔

33. عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ[2]

---

[1] اخرجه ابی داود فی السنن، کتاب الجهاد، باب فی الرجل یغزو، وأبواه کارهان

[2] اخرجه البخاری فی الصحیح، کِتَاب الأدب، باب عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی اور حقداروں کو حق نہ دینا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے اور تمہارے لیے قیل و قال اور سوال کی زیادتی اور مال کے ضائع کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔

34. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ[1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ والدین کا اولاد کے ذمہ کیا حق ہے؟ فرمایا وہ تمہاری جنت ہیں (یا) دوزخ ہیں۔

35. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتُمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَشْتُمُ أَبَاهُ وَيَشْتُمُ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ[2]

[1] اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب الأدب، باب بر الوالدین

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اپنی ماں کو گالی دیتا ہے۔

والدین کے ساتھ صلہ رحمی

36. أَخْبَرَتْنِی أَسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِی بَكْرٍ۔ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا۔ قَالَتْ أَتَتْنِی أُمِّی رَاغِبَةً فِی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آصِلُهَا قَالَ نَعَمْ . قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهَا (لَا يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِی الدِّينِ)[1]

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں جو مسلمان نہیں ہوئی تھی، نبی ﷺ کے زمانہ میں آئی تو میں نے نبی ﷺ سے

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح، کِتَاب الأدب، باب صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

پوچھا کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، ابن عیینہ کا بیان ہے کہ اللہ نے انہی کے بارے میں یہ آیت (الممتحنہ: 8) نازل فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے منع نہیں کرتا، جو تم سے دین میں جنگ نہیں کرتے۔

37. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلاً، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ. قَالَ لاَ. قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَبِرَّهَا[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میرے لیے توبہ ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کی نہیں آپ نے فرمایا خالہ۔ عرض کی جی ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

[1] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ

والدین کی خدمت

38. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلاَّ أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر وہ اپنے والد کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔

39. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا، وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ مَالِي قَالَ: أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ[2]

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ عمرو کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب مرباب مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

[2] اخرجه ابی داود فی السنن۔ أبواب الإجارة، باب فی الرجل یأکل من مال ولده

لگا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس مال و دولت بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے بیشک میرے والد میرے مال کے محتاج ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے، تمہاری اولادیں تمہاری پاکیزہ ترین کمائی ہیں اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میرا مال بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے میرا باپ میرا مال چھین لینا چاہتا ہے، آپ نے فرمایا تم خود اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملکیت ہے۔[1]

40. حَدَّثَنِي طَيْسَلَةُ بْنُ مَيَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّجَدَاتِ، فَأَصَبْتُ ذُنُوبًا لاَ أَرَاهَا إِلاَّ مِنَ الْكَبَائِرِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابن عمر رضی الله عنه قَالَ: مَا هِيَ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ مِنَ الْكَبَائِرِ، هُنَّ تِسْعٌ: الإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ نَسَمَةٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَإِلْحَادٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَالَّذِي يَسْتَسْخِرُ، وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ. قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَتَفْرَقُ النَّارَ، وَتُحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ

---

[1] سنن ابن ماجه رقم الحدیث: ۲۲۹۱، اس حدیث کی سند صحیح ہے

الْجَنَّةَ قُلْتُ: إِي وَاللهِ، قَالَ: أَحَيٌّ وَالِدُكَ قُلْتُ: عِنْدِي أُمِّي، قَالَ: فَوَاللهِ لَوْ أَلَنْتَ لَهَا الْكَلَامَ، وَأَطْعَمْتَهَا الطَّعَامَ، لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ[1]

حضرت طیسلہ بن میاس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جنگ میں تھا وہاں بعض گناہ مجھ سے سرزد ہوئے جو مجھے گناہ کبیرہ معلوم ہوتے تھے میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کاذکر کیا کہا وہ گناہ کیا ہیں میں نے کہا یہ ہیں یہ ہیں کہا یہ تو گناہ کبیرہ نہیں گناہ کبیرہ تو نو ہیں، شرک، قتل نفس جہاد سے فرار، قذف محصنہ (شریف عورت پر الزام زنا) اور سود خوری، مال یتیم کھانا، مسجد میں الحاد، دین کا مذاق اڑانا اور والدین کا بیٹے کی نافرمانی کی وجہ سے رو پڑنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جہنم سے ڈرتے ہو اور چاہتے ہو کہ جنت میں جاؤ؟ کہا خدا کی قسم یہی چاہتا ہوں کہا تمہارے والدین زندہ ہیں کہا والدہ ہیں کہا خدا کی قسم اگر تم ماں سے نرمی سے باتیں کرو اور اس کو کھلاؤ تو جنت میں ضرور جاؤ گے بشرطیکہ گناہ کبیرہ سے اجتناب کرو۔

[1] الادب المفرد، کِتَابُ الْوَالِدَيْنِ، بَابُ لِينِ الْكَلَامِ لِوَالِدَيْهِ

والدین کے بارے میں قرآن حکیم میں ارشادات

والدین کے ساتھ بد سلوکی کی ممانعت

قرآن حکیم میں اللہ تعالی کا یہ ارشاد والدین سے حسن سلوک کیلئے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

وَقَضٰی رَبُّكَ أَلَّا تَعۡبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ إِحۡسَانًا إِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوۡ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلۡ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلۡ لَهُمَا قَوۡلًا كَرِيمًا وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا[1]

ترجمہ: اور آپ کے رب نے حکم فرمادیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں ''اُف'' بھی نہ کہنا اور انہیں جھڑکنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو، اور ان

[1] بنی اسرائیل: 23،24

دونوں کے لئے نرم دلی سے عجز و انکساری کے بازو جھکائے رکھو اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے رہو: اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت و شفقت سے) پالا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی عبادت کا حکم دیا پھر اس کے بعد متصل ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے حکم میں حسب ذیل حکمتیں ہیں؛

1۔ انسان کے وجود کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور اس کی ایجاد ہے اور اس کا ظاہری سبب اس کے ماں باپ ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے سبب حقیقی کی تعظیم کا حکم دیا اور اس کے متصل بعد سبب ظاہری کی تعظیم کا حکم دیا۔

2۔ اللہ تعالیٰ قدیم موجد ہے اور ماں باپ حادث موجد ہیں اس لیے قدیم موجد کے متعلق حکم دیا کہ اس کی عبودیت کے ساتھ تعظیم کی جائے اور ماں باپ حادث موجد ہیں اس لیے ان کے متعلق حکم دیا کہ ان کی شفقت کے ساتھ تعظیم کی جائے۔

3۔ منعم کا شکر کرنا واجب ہے، منعم حقیقی اللہ تعالیٰ ہے سو اس کی عبادت کرنے کا حکم دیا، اور مخلوق میں سے اگر کوئی اس کے لیے منعم ہے تو وہ اس کے ماں باپ ہیں سو ان کا شکر کرنا بھی واجب ہے کیونکہ حدیث میں ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔[1]

اور مخلوق میں جتنی نعمتیں اور احسانات ماں باپ کے اولاد پر ہیں اتنی نعمتیں اور احسانات اور کسی کے نہیں ہیں، کیونکہ بچہ ماں باپ کے جسم کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي[2] فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ ماں باپ کی بچہ پر بہت زیادہ شفقت ہوتی ہے، بچہ کو ضرر سے دور رکھنا اور اس کی طرف خیر کو پہنچانا ان کا فطری اور طبعی وصف ہے۔ وہ خود تکلیف اٹھا لیتے ہیں بچہ کو تکلیف نہیں پہنچنے دیتے اور ان کو جو خیر بھی حاصل ہو وہ چاہتے ہیں کہ یہ خیر ان کے بچے کو پہنچ جائے۔ جس وقت انسان انتہائی کمزور اور انتہائی عاجز ہوتا ہے اور وہ سانس لینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا اور وہ اپنے چہرے سے مکھی بھی نہیں اڑا

---

[1] سنن الترمذی ، أبواب البر والصلة

[2] صحیح البخاری، کتاب المناقب

سکتا، اس وقت اس کی تمام ضروریات کے کفیل اس کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ پس واضح ہو گیا کہ انسان پر جتنی نعمتیں اور جتنے احسانات اس کے ماں باپ کے ہیں اتنی نعمتیں اور اتنے احسانات اور کسی کے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کے بعد انسان پر اگر کسی کی نعمتوں اور احسانات کے شکر کا حق ہے تو وہ اس کے ماں باپ کا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ انسان کا حقیقی مربی ہے اور ظاہری طور پر اس کے ماں باپ اس کے مربی ہیں، جس طرح اللہ تعالیٰ انسانوں کی برائیوں کے باوجود اس سے اپنی نعمتوں کا سلسلہ منقطع نہیں کرتا اسی طرح اس کے ماں باپ بھی اس کی غلط کاریوں اور نالائقیوں کے باوجود اس پر اپنے احسانات کو کم نہیں کرتے، جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے انعامات کا بندے سے کوئی عوض طلب نہیں کرتا، اسی طرح ماں باپ بھی اولاد پر اپنے احسانات کا عوض طلب نہیں کرتے، اور جس طرح اللہ تعالیٰ بندوں کو غلط راستوں میں بھٹکنے اور برائیوں سے بچانے کے لیے ان کو سرزنش کرتا ہے اسی طرح ماں باپ بھی اولاد کو بری راہوں سے بچانے کے لیے سرزنش کرتے ہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔

اسی طرح حدیث میں نبی کریم ﷺ نے نماز کے بعد ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کو جہاد پر مقدم کیا ہے۔

ماں باپ کی خدمت اور ان کی اطاعت کا تقاضا یہ ہے کہ نہ براہ راست ان کی گستاخی کرے اور نہ کوئی ایسا کام کرے جو ان کی گستاخی کا موجب ہو۔

اغراض صحیحہ اور جائز کاموں میں ماں باپ کی نافرمانی کرنا حرام ہے اور جائز کاموں میں ان کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ جبکہ ان کا حکم کسی معصیت کو مستلزم نہ ہو۔

ماں باپ کی اطاعت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اگر کسی مصلحت صحیحہ کے سبب اس کا باپ اس کو یہ حکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو تو وہ دے دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے میں محبت کرتا تھا، اور میرے والد اس کو ناپسند کرتے تھے، انھوں نے مجھے حکم دیا کہ اس کو طلاق دے دو میں نے انکار کر دیا، پھر نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔[1]

اگر ماں باپ غیر مسلم ہوں پھر بھی ان کے ساتھ نیک سلوک واجب ہے۔

[1] سنن الترمذی: ابواب الطلاق

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی حدیث گذر چکی ہے

ماں باپ کے بڑھاپے اور ان کی موت کے بعد ان سے نیک سلوک کرنا قرآن مجید میں ہے: اور اگر تمہاری زندگی میں وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا۔[1]

ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک یہ ہے کہ ان کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔

والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور ان کے ساتھ احسان سے پیش آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ گالی گلوچ کرتے ہوئے تعرض اور چھیڑ چھاڑ نہ کرے اور نہ ان کی نافرمانی کرے، کیونکہ بلا اختلاف یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اور اس کے بارے سنت ثابتہ (صحیحہ) موجود ہیں۔

اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے تو اس کو اف تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب سے بات کرنا۔

[1] بنی اسرائیل:23

یعنی اپنے ماں باپ سے گھن نہ کھانا، جس طرح ان کو تم سے گھن نہیں آتی تھی، وہ تمہارا بول و براز اٹھاتے تھے اور اس کی بدبو سے ناک چڑھاتے تھے نہ تیوی پر بل ڈالتے تھے وہ تم کو نجاست سے صاف کرتے تھے اور ان کو برا نہیں لگتا تھا، اسی طرح کبر یا بیماری کی وجہ سے ان کے جسم سے کوئی ناگوار بو آئے تو تم ناگواری سے اف تک نہ کرنا۔

اور جب ماں باپ کو اف تک کہنا منع ہے تو ان کے ساتھ سخت لہجہ میں بات کرنا اور ان کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا یا ان کو مارنا بہ طریق اولی منع ہے۔ انسان جب ماں باپ سے بات کرے تو نظر نیچی رکھ کر بات کرے اور پست آواز میں بات کرے، ایسے لہجہ میں بات نہ کرے جو توہین آمیز ہو اور نہ کوئی ایسی بات کرے جس سے ان کی دل شکنی ہو، البتہ اگر وہ شریعت کے خلاف کوئی بات کہیں تو اس میں ان کی اطاعت نہ کرے۔ مثلاً اگر وہ کہیں کہ اپنی بہن سے بات نہ کرو یا اپنے بھائی یا اپنی خالہ یا اپنے ماموں سے بات نہ کرو تو اس میں ان کا حکم نہ مانے، کیونکہ رشتہ داروں سے تعلق توڑنے کی شریعت میں ممانعت ہے، تاہم ان سے اس طرح بات کریں کہ ماں باپ کو پتہ نہ چلے تاکہ ان کی دل آزاری نہ ہو۔

ابن ابی حاتم نے سدی رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت " فلا تقل لھما اف "(کہ والدین کو) اس کے برابر کوئی ایسا کلمہ نہ کہو کہ جس سے ان کے دل کو رنج پہنچے۔[1]

دیلمی نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ اگر اف سے ادنی نافرمانی کا کوئی حکم ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی حرام کر دیتا[2]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ان کے سامنے عاجزی اور رحم دلی کا بازو جھکائے رکھنا، اور یہ دعا کرنا:

اے میرے رب ان پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔[3]

عبدالرزاق اور بیہقی نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ان سے عقوق (نافرمانی) کے بارے میں پوچھا گیا کیا تم اس کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پاتے ہو عقوق الوالدین کے بارے میں فرمایا جب وہ اس پر قسم کھائے تو اس کو پورا نہ کرے جب وہ

---

[1] تفسیر ابن ابی حاتم

[2] تفسیر سمرقندی

[3] بنی اسرائیل: 24

سوال کرے تو وہ اس کو نہ دے اور جب والدین اس کو امین بنائیں تو خیانت کرے یہ والدین کی نافرمانی ہے۔[1]

پرندہ جب اپنے چوزہ کو اپنے جسم کے ساتھ ملانا چاہتا ہے تو اپنے پروں کو جھکا لیتا ہے، اس وجہ سے پروں کو جھکانے سے مراد ہوتی ہے بچہ کی اچھی پرورش کرنا اور یہاں یہ مراد ہے کہ اپنے ماں باپ کی اچھی طرح کفالت کرو اور ان کے خرچ کو اپنے خرچ سے ملالو اور ان کو الگ نہ کرو، جس طرح انھوں نے تمہارے بچپن میں تمہارے خرچ کو اپنے خرچ سے الگ نہیں رکھا، دوسری وجہ یہ ہے کہ جب پرندہ اڑنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے پروں کو پھیلا لیتا ہے اور جب اڑان اور پرواز ختم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے پروں کو سکیڑ لیتا ہے اور جھکا دیتا ہے اس وجہ سے بازو اور پر پھیلانا علو سے کنایہ ہے اور پروں کو جھکانا تواضع اور عجز وانکساری سے کنایہ ہے سو اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کے سامنے اکڑ اور ترفع کے ساتھ نہ رہو بلکہ عجز اور تواضع کے ساتھ رہو۔

قرآن میں یہ حکم دیا ہے کہ ماں باپ کے لیے دعا کرو کہ اے اللہ ان پر رحم فرمانا جیسا کہ انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی، اور جب ہم نماز میں دعائے ابراہیمی علیہ

---

[1] اخرجه البيهقي فی شعب الايمان، باب فی بر الوالدين

اسلام پڑھتے ہیں: ربنا اغفرلی ولوالدی[1] اے ہمارے رب میری مغفرت کر اور میرے ماں باپ کی تو اس حکم پر عمل ہو جاتا ہے اور جب انسان اپنے ماں باپ کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرے تو اس کو بھی مغفرت اور رحمت حاصل ہو گی یہ تو دراصل اپنے ہی حق میں رحمت اور مغفرت کی دعا ہے کیونکہ حدیث میں ہے:

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مسلمان بندہ اپنے مسلمان بھائی کے پس پشت دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تجھے بھی اس کی مثل مل جائے، اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے۔[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک جس وقت فوت ہوتے ہیں وہ اس وقت ان کا نافرمان ہوتا ہے پھر وہ ان کے لیے مسلسل مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہے حتی کہ اللہ اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔[3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار ہوتا

---

[1] ابراھیم: 41

[2] صحیح مسلم، سنن ابوداؤد

[3] اخرجه البیهقی فی شعب الایمان، باب فی بر الوالدین

ہے اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور اگر وہ ایک کا اطاعت گزار ہوتا ہے تو ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے اور جو شخص شام کے وقت اس حال میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوتا ہے تو صبح کے وقت اس کے لیے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور اگر وہ ایک کا نافرمان ہوتا ہے تو ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے کہا خواہ اس کے ماں باپ اس پر ظلم کریں فرمایا اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔ اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نیک شخص اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے اللہ تعالیٰ اس کو ہر نظر کے بدلہ میں حج مبرور عطا فرماتا ہے، صحابہ نے پوچھا خواہ وہ ہر روز سو مرتبہ رحمت کی نظر کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اللہ بہت بڑا اور بہت پاک ہے۔[2]

---

[1] اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان، باب فی بر الوالدین

[2] اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان، باب فی بر الوالدین

والدین کا شکر بجالانے کی تاکید

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ[1]

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں (نیکی کا) تاکیدی حکم فرمایا، جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف کی حالت میں (اپنے پیٹ میں) برداشت کرتی رہی اور جس کا دودھ چھوٹنا بھی دو سال میں ہے (اسے یہ حکم دیا) کہ تو میرا (بھی) شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ (تجھے) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے

حسن سلوک اور شکر بجالانے کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ[2]

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم فرمایا۔ اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف کے

---

[1] لقمان:31

[2] الاحقاف:15

ساتھ جنا، اور اس کا (پیٹ میں) اٹھانا اور اس کا دودھ چھڑانا (یعنی زمانہ حمل و رضاعت) تیس ماہ (پر مشتمل) ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے اور (پھر) چالیس سال (کی پختہ عمر) کو پہنچتا ہے، تو کہتا ہے: اے میرے رب: مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک اعمال کروں جن سے تو راضی ہو اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی اور خیر رکھ دے۔ بیشک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں یقیناً فرمان برداروں میں سے ہوں۔

سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا تھا: "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً"[1] احسان کا معنی ہے: کسی کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرنا، اور العنکبوت: ۸ میں فرمایا: "وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا"[2] اور حسن کا معنی اچھائی اور نیکی ہے اس سے بھی یہی مراد ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھائی اور نیکی کی جائے۔ اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ماں کے ساتھ زیادہ نیکی کرنے کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ اس کی ماں نے اس کو مشقت کے ساتھ اٹھایا اور مشقت کے ساتھ اس کو جنا۔

---

[1] بنی اسرائیل: 23

[2] العنکبوت: 8

اللہ سبحان وتعالیٰ نے اپنی عبادت اور اپنی توحید کے بارے حکم ارشاد فرمایا، اور والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو اس کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے، جیسا کہ آپ نے ان دونوں کا شکر ادا کرنے کو اپنے شکر کے ساتھ ملایا ہے اور فرمایا ہے: وقضیٰ ربك الا تعبدوا الا ایاه وبالوالدین احسانا[1] اور فرمایا: ان اشکرلی ولوالدیك والی المصیر۔[2] کہ شکر ادا کرو میرا اور اپنے ماں باپ کا (آخر کار) میری طرف ہی (تمہیں) لوٹنا ہے۔

شکر کا اصل معنی ہوتا ہے قدر دانی، کسی کی نعمت کی قدر کرنا یہ شکر ہے، قدر زبان سے بھی ہوتی ہے، دل سے بھی ہوتی ہے، عمل سے بھی ہوتی ہے

حدیث شریف میں آتا ہے، لَا یَشْکُرُ اللہَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ[3] جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر گزار نہیں ہو سکتا ہے تم پر انسانوں میں سے کوئی انسان احسان کرے تو اس کی بھی شکر گزاری ہے۔ میرا بھی شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی شکر ادا کرو، والدین کی طرف نسبت قرآن کریم میں صراحتاً آئی ہوئی ہے، من لا یشکر الناس، کا

[1] بنی اسرائیل: 23

[2] لقمان: 31

[3] رواہ أحمد وأبوداود والبخاری فی الأدب المفرد

مطلب یہ ہے کہ میری نعمتیں جن لوگوں کی وساطت سے ملا کرتی ہے جو ان واسطوں کا شکر گزار نہیں وہ میرا شکر گزار نہیں اگرچہ براہ راست تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ لیکن جن واسطوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمت آپ کو ملی ہے ان کی آپ بے قدری کریں گے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ بندہ میرا شکر گزار نہیں ہے، میرے شکر ادا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ پہلے ان واسطوں کا شکر ادا کرو جن واسطوں کے ساتھ میری نعمت تمہیں ملی ہے، والدین کی شکر گزاری کرو یہ میری شکر گزاری ہے، استاذ کی شکر گزاری کرو یہ میری شکر گزاری ہے، شیخ کی کرو، دوسرے جو بھی محسن ہیں، جتنے بھی احسان کرنے والے ہیں ان کا بھی شکر ادا کرو۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس پر احسان کیا جائے اگر وہ اس احسان کو چھپالے کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا کہ فلاں شخص نے میرے پر احسان کیا ہے تو یہ ناشکری ہے، یہ کفران نعمت ہے، جس پر احسان کیا جائے اس پر اخلاقاً یہ ضروری ہے کہ احسان کرنے والے کی لوگوں کے سامنے تعریف کرے کہ دیکھو فلاں شخص نے میرے اوپر احسان کیا ہے، فلاں شخص نے میرے اوپر احسان کیا ہے یہ ہے شکر گزاری اور کتمان ناشکری ہے اور احسان کرنے والے کو تعلیم دے دی کہ وہ اخفاء کی کوشش کرے وہ نہ لوگوں کو

کہے کہ میں نے اس کے اوپر احسان کیا ہے کیونکہ جس وقت وہ کہے گا کہ میں نے احسان کیا ہے تو اس سے دوسرے شخص کی تذلیل ہوتی ہے اور اسے وہ شخص اپنی اہانت سمجھے گا اس کی پستی نمایاں ہوتی ہے جس کی بناء پر اس تکلیف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے احسان کے ثواب کو ضائع کر دیتے ہیں لیکن جس پر احسان کیا گیا وہ محبت کے ساتھ تذکرہ کرے گا تو احسان کرنے والے کے دل میں محبت آئے گی اس طرح آپس میں جوڑ ہوتا ہے تو زبان سے تعریف کرنا، اس کے لیے دعا کرنا، اس کی عظمت اپنے دل کے اندر محسوس کرنا اور جہاں تک ہو سکے اس کی خدمت میں کوشش کرنا یہ انسان کی شکر گزاری ہے۔

والدین کا شکر اسی طرح سے ادا کیجیے، اپنے دوسرے محسنین کا شکر اسی طرح سے ادا کیجیے تو اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان واسطوں کا شکر ادا کیجیے جن کے ذریعے سے اللہ کی نعمت آپ کو ملی ہے اور پھر ساتھ ساتھ اللہ کا ذکر بھی کیجیے زبان سے بھی کہ اللہ نے احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ مہربانی کی الحمد للہ اللہ کا شکر ہے اور قلب میں عظمت محسوس کیجیے اور اپنے احسان کرنے والے محسن کی اطاعت کیجیے، فرمان برداری کیجیے اس کے احکام کو بجا لائیے یہ شکر ادا کرنے کی صورت ہوتی ہے۔

شکر سے انعامات میں اضافہ ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ [1]۔ اگر تم میری نعمتوں کی قدر کروگے تو پھر میں زیادہ نعمتیں دوں گا، نعمت میں اضافہ ہو جاتا ہے، انسانوں کے اندر بھی عادت اسی طرح سے ہے اگر آپ کے ساتھ کوئی حسن سلوک کرتا ہے آپ اس کی تعریف کریں گے، اس کی عظمت دل میں محسوس کریں گے، اس کی عزت نمایاں کریں گے تو اس کے دل میں داعیہ پیدا ہوتا ہے کہ میں اس کے اوپر اور احسان کروں۔

حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ابتداءً جو تختیاں عطا فرمائیں، ان میں سے پہلی میں 10 ابواب مکتوب تھے، ان میں لکھا تھا: "اے موسیٰ! (اپنی قوم سے کہہ دو کہ) میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا کیونکہ میری طرف سے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مشرکین کے چہروں کو آگ سے جُھلسا دیا جائے گا۔ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرتے رہنا میں تمہیں ہلاکت کی جگہ سے بچاؤں گا، تمہاری عمر میں اضافہ کروں

---

[1] ابراھیم:7

گا، تمہیں حیات طیبہ عطا کروں گا اور تمہیں اس سے بہتر کی طرف پھیر دوں گا۔ کسی جان کو ناحق قتل نہ کرنا ورنہ زمین و آسمان اپنی کشادگی و وُسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو جائیں گے اور میری ناراضی کے سبب تمہارا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ میرے نام کے ساتھ گناہ پر یا جھوٹی قسم نہ کھانا کیونکہ جو شخص مجھے عیُوب سے پاک قرار نہیں دیتا اور میرے ناموں کی تعظیم نہیں کرتا میں اسے پاکیزگی اور طہارت عطا نہیں کرتا۔ جو کچھ لوگوں کو میں نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ان سے حسد نہ کرنا اور انہیں جو نعمت و رزق عطا فرمایا ہے اس پر ان سے نہ جلنا کیونکہ حسد کرنے والا میری نعمت کا دشمن، میرے فیصلے کو رد کرنے والا اور لوگوں کے درمیان میری تقسیم پر ناراض ہونے والا ہے اور جو اس طرح ہو میں اس کا نہیں اور وہ میرا نہیں۔ جس بات کو نہ تو تمہارے کانوں نے اچھی طرح سنا، نہ تمہاری عقل نے محفوظ کیا اور نہ ہی تمہارے دل نے یاد کیا اس پر گواہی نہ دینا کیونکہ میں ہی بروزِ قیامت گواہی دینے والوں کو اُن کی گواہی پر مطلع کروں گا پھر میں ان سے لگاتار سوالات کروں گا۔ زِنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا اور اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری نہ کرنا ورنہ تم میرے دیدار سے محروم رہو گے اور میں تم پر آسمان کے

دروازے بند کر دوں گا۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور میرے غیر کے لئے ذبح نہ کرنا کیونکہ میں صرف اس قربانی کو شرفِ قبولیت عطا کرتا ہوں جس پر میرا نام لیا گیا ہو اور جو خالص میری رضا کے لئے ہو۔ ہفتہ کا دن میری عبادت کے لئے فارغ کر دو اور اپنے تمام اہلِ خانہ کے ہمراہ میرے لئے فارغ ہو جاؤ۔[1]

اللہ کے سامنے تو عاجزی اختیار کرنی ہی ہے۔ اگر کوئی والدین کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے والدین کے سامنے عاجزی اختیار کرے۔ کوئی استاد کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے تو استاد کے سامنے عاجزی اختیار کرے۔ تو نعمت دینے والے کے سامنے عاجزی کا رویہ، Modest ہونا، ادب سے رہنا، زبان کا بھی ادب اور رویے کا بھی ادب، نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔

حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اسکی دو بیٹیاں تھیں، اس نے مجھ سے سوال کیا اور میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کوئی چیز نہیں تھی، میں نے اس کو وہی ایک کھجور دے دی، اس نے اس کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھایا، پھر وہ چلی گئی۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دی تو نبی ﷺ

---

[1] تاریخ ابن عساکر

نے فرمایا: جو شخص ان بیٹیوں کی پرورش میں مبتلا ہوا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب ہو جائیں گی۔[1]

سورہ احقاف میں ماں کا ذکر تین بار ہے اس لیے نبی ﷺ نے تین بار ماں کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید کی ہے اور چوتھی بار باپ کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ میں گوشت تقسیم کر رہے تھے اور میں اس وقت نوجوان تھا اور اونٹ کی ہڈیاں اٹھا رہا تھا، ایک عورت آئی اور نبی ﷺ کے قریب ہوئی، آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی جس پر وہ بیٹھ گئی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ آپ کی وہ ماں ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔[2]

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کی طرف سے حج کیا تو یہ اس کو کفایت کرے گا اور ان کی روح کو آسمان میں بشارت دی جائے گی اور اللہ کے نزدیک اس شخص کو نیک لکھا جائے گا خواہ وہ ان کا عاق شدہ ہو، ایک روایت میں ہے کہ جس نے اپنے ماں باپ میں

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ

[2] سنن ابوداؤد، باب فی بر الوالدین، الادب المفرد

سے کسی کے لیے حج کیا تو ان کے لیے ایک حج لکھا جائے گا اور اس کے لیے سات حج لکھے جائیں گے۔[1]

والدین کی اطاعت کی تاکید

قرآن مجید میں فرمان خداوندی ہے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا[2]

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے اولاد یعقوب سے پختہ وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا (کسی اور کی) عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے اس کے لیے طوبیٰ (جنت کا ایک سایادار درخت) ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں زیادتی کرتا ہے۔[3]

---

[1] جامع الاصول ابن اثیر، کتاب البر

[2] البقرہ 83:

[3] المعجم الکبیر لطبرانی، مستدرک حاکم

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر چڑھتے ہوئے فرمایا: آمین' آمین' آمین' آپ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور کہا: اے محمد! ﷺ جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیکی کیے بغیر مر گیا' وہ دوزخ میں جائے گا اور اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کر دے' کہیے آمین تو میں نے کہا: آمین' پھر کہا: یا محمد ﷺ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور مر گیا اور اس کی مغفرت نہیں ہوئی (یعنی اس نے روزے نہیں رکھے) وہ دوزخ میں داخل کیا جائے گا اور اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کر دے' کہیے آمین' تو میں نے کہا: آمین' اور جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے وہ دوزخ میں جائے اور اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کر دے'' کہیے آمین' تو میں نے کہا: آمین۔ [1]

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب عمل ہے اس کا ثواب جہاد کے برابر بلکہ اس سے بڑھ کر ہے اور اس کا اجر حج اور عمرہ کے مساوی ہے، ماں باپ کے قدموں میں رہنا جنت کی طرف پہنچاتا ہے، اس سے عمر زیادہ

---

[1] مسند البزار، مستدرک حاکم

ہوتی ہے، دعا قبول ہوتی ہے' دوزخ سے نجات ملتی ہے، مغفرت ہوتی ہے، اور ان کو راضی کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

والدین کی اطاعت کی حدود

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ [1]

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اس کے والدین سے نیک سلوک کرنے کا حکم فرمایا اور اگر وہ تجھ پر (یہ) کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کی اطاعت مت کر، میری ہی طرف تم (سب) کو پلٹنا ہے سو میں تمہیں ان (کاموں) سے آگاہ کردوں گا جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

اللہ کا فرمان یہ ہے کہ اگر وہ تجھ پر یہ دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک قرار دے جس کا تجھے علم نہیں ہے تو تو ان کی اطاعت نہ کرنا' اور دنیا میں ان کے ساتھ نیک سلوک

[1] العنکبوت: 8

کرنا، اور اس کے طریقہ کی پیروی کرنا جس نے میری طرف رجوع کیا ہو، پھر تم سب نے میری ہی طرف لوٹنا ہے پھر میں تم کو ان کاموں کی خبر دوں گا جو تم کرتے تھے۔

اس آیت میں یہ دلیل ہے کہ اگر کسی شخص کے ماں باپ کافر ہوں اور تنگ دست ہوں تو اس کو چاہیے کہ جہاں تک اس کے لیے ممکن ہو وہ ان کی مالی امداد کر کے ان کی خدمت کرتا رہے۔

روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میری ماں بوڑھی ہو گئی ہے، میں اس کو اپنے ہاتھ سے کھلاتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے پلاتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے وضو کراتا ہوں، اور اس کو اپنے کندھے پر سوار کر کے لے جاتا ہوں، آیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ آپ نے فرمایا نہیں! یہ تو سو میں سے ایک بھی نہیں ہے، اس نے پوچھا کیوں؟ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ اس نے تمہاری خدمت اس وقت کی جب تم کمزور تھے اور وہ چاہتی تھی کہ تم زندہ رہو اور تم اس کی خدمت کرتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ وہ مر جائے! لیکن بہر حال تم نیک عمل کر رہے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے کم عمل پر زیادہ اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔[1]

[1] روح البیان، فی تفسیر لقمان 13

یہ آیت حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں حمسنہ بنت ابی سفیان کے متعلق نازل ہوئی ہیں' جب حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے تھے ' سابقین اولین میں سے تھے اور اپنی ماں کے ساتھ بہت نیکی کرتے تھے ' ان کی ماں نے کہا یہ کونسا دین ہے جو ابھی ظاہر ہوا ہے ' اور اللہ کی قسم میں اس وقت تک کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی جب تک کہ تم اپنے سابق دین کی طرف نہیں رجوع کرو گے ' ورنہ میں مر جاؤں گی اور تم کو ہمیشہ یہ طعنہ دیا جائے گا کہ تم اپنی ماں کے قاتل ہو' پھر ان کی ماں نے پورا دن کھائے ' پیئے اور آرام کے بغیر گزار دیا' پھر اس نے دوسرا دن بھی اس طرح کھائے پیئے بغیر گزار دیا' پھر حضرت سعد ان کے پاس گئے اور کہا اے ماں ! اگر آپ کے پاس سو زندگیاں ہوتیں اور آپ اسی طرح ایک ایک کر کے ان زندگیوں کو ختم کر دیتیں پھر بھی میں اپنے دین کو ترک نہ کرتا ' آپ چاہیں تو کھانا کھائیں اور چاہیں تو کھانا نہ کھائیں۔ جب ان کی ماں حضرت سعد کے سابق دین کی طرف لوٹنے سے مایوس ہو گئیں تو پھر انھوں نے کھانا پینا شروع کر دیا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے

انھیں یہ حکم دیا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کریں اور حسن سلوک کریں اور اگر وہ اللہ کا شریک بنانے کا حکم دیں تو اس حکم میں ان کی اطاعت نہ کی جائے۔[1]

ایک اور روایت میں ہے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گذار تھا۔ جب مجھے اللہ نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگی بچے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا۔ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دستبردار ہو جاؤ ورنہ میں نہ کھاؤنگی نہ پیوگی اور یونہی بھوکی مر جاؤنگی۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آوارہ کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں بہت ہی دل میں تنگ ہوا اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کی خوشامدیں کیں سمجھایا کہ اللہ کے لیے اپنی ضد سے باز آجاؤ۔ یہ تو ناممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں۔ اسی ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گذر گیا اور اس کی حالت بہت ہی خراب ہوگئی تو میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا میری اچھی اماں جان سنو تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ

---

[1] معالم التنزیل

عزیز نہیں۔ واللہ ایک نہیں تمہاری ایک سو جانیں بھی ہوں اور اسی بھوک پیاس میں ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو بھی میں اخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑ ونگا پر نہ چھوڑ ونگا۔ اب میری ماں مایوس ہو گئیں اور کھانا پینا شرع کر دیا۔ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ سو میل کی مسافت سے جنت کی خوشبو آئے گی، اپنے کام کا احسان جتانے والے کو ماں باپ کے نافرمان کو اور عادی شرابی کو یہ خوشبو نصیب نہیں ہو گی۔ [2]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل، ماں باپ کا نافرمان، احسان جتانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔ [3]

حضرت مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور پانچ نمازیں پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوۃ دیتا

---

[1] تفسیر ابن کثیر فی تفسیر لقمان 13

[2] معجم الصغیر لطبرانی

[3] کتاب السنة ابن عاصم

ہوں رمضان کے روزے رکھتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس عمل پر فوت ہو گیا، وہ قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہو گا، پھر آپ نے دونوں انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا: بشرطیکہ اس نے ماں باپ کی نافرمانی نہ کی ہو۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر سے لعنت بھیجتا ہے، اور ان میں سے ہر ایک پر تین بار لعنت بھیجتا ہے، اور ہر ایک کو ایسی لعنت بھیجتا ہے جو اس کو کافی ہے، قوم لوط کا عمل کرنے والا ملعون ہے، قوم لوط کا عمل کرنے والا ملعون ہے، قوم لوط کا عمل کرنے والا ملعون ہے، غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والا ملعون ہے، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ملعون ہے۔[2]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے، اس کی وجہ سے انسان جہنم میں جا گرتا ہے محشر میں جنت کی خوشبو سے محروم رہتا ہے، ماں باپ کے نافرمان کا کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا، موت سے پہلے اس کو دنیا میں فقر اور ذلت اور مہلک بیماریوں کی سزا ملتی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اور فرشتوں کی لعنت ہے، ماں باپ کے نافرمان کا خاتمہ خراب ہوتا ہے، اس کی بصیرت سلب ہو جاتی ہے اور ایمان جاتا رہتا

---

[1] مسند احمد بن حنبل

[2] معجم الاسط طبرانی

ہے اور وہ مرتے وقت کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا۔ اے اللہ! ہم پر ہمارے والدین کو راضی رکھ اور ان کو ہماری طرف سے بہترین جزاء عطا فرما (آمین)۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا[1]

ترجمہ: اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

قرآن مجید کی بہت سی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور اپنے شکر کے بعد ماں باپ کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ انسان کے حق میں سب سے بڑی نعمت اس کا وجود اور اس کی تربیت اور پرورش ہے اور اس کے وجود کا سبب حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور ظاہری سبب اس کے والدین ہیں، اسی طرح اس کی تربیت اور پرورش میں حقیقی سبب اللہ تعالیٰ ہے اور ظاہری سبب اس کے والدین ہیں۔ نیز جس طرح اللہ بندے کو نعمتیں دے کر اس سے اس کا عوض نہیں چاہتا اسی طرح ماں باپ بھی اولاد کو بلا عوض نعمتیں دے دیتے ہیں، اور جس طرح اللہ بندہ کو نعمتیں دینے سے تھکتا اور

[1] النساء: 36

اکتاتا نہیں والدین بھی اولاد کو نعمتیں دینے سے تھکتے اور اکتاتے نہیں' اور جس طرح بندے گناہ گار ہوں پھر بھی اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کا دروازہ بند نہیں کرتا' اسی طرح اگر اولاد نالائق ہو پھر بھی ماں باپ اس کو اپنی شفقت سے محروم نہیں کرتے' اور جس طرح اللہ اپنے بندوں کو دائمی ضرر اور عذاب سے بچانے کے لیے ہدایت فراہم کرتا ہے ماں باپ بھی اپنی اولاد کو ضرر سے بچانے کے لیے نصیحت کرتے رہتے ہیں۔

ماں باپ کے ساتھ اہم نیکیاں یہ ہیں کہ انسان ان کی خدمت کے لیے کمربستہ رہے' ان کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے' ان کے ساتھ سختی سے بات نہ کرے' ان کے مطالبات پورے کرنے کی کوشش کرے' اپنی حیثیت اور وسعت کے مطابق ان پر اپنا مال خرچ کرے' ان کے ساتھ عاجزی اور تواضع کے ساتھ رہے' ان کی اطاعت کرے اور ان کو راضی رکھنے کی کوشش کرے خواہ اس کے خیال میں وہ اس پر ظلم کر رہے ہوں ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دے' ماں کے بلانے پر نفل نماز توڑ دے البتہ فرض نماز کسی کے بلانے پر نہ توڑے اگر اس کا باپ یہ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو تو اس کو طلاق دے دے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ کہا گیا ہے۔

سب سے پہلے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو طلاق دینے کا حکم دیا تھا اور بیٹے کی باپ کے ساتھ نیکی یہی ہے کہ جس کو باپ ناپسند کرے اس کو بیٹا بھی ناپسند کرے اور جس سے اس کا باپ محبت کرتا ہو اس سے محبت کرے خواہ اس کو وہ ناپسند ہو، یہ اس وقت واجب ہے جب اس کا باپ مسلمان ہو، ورنہ مستحب ہے۔[1] (اور اس کی پسند شریعت مطہرہ کے مخالف نہ ہو)

نیز باپ کے ساتھ یہ بھی نیکی ہے کہ باپ کے دوستوں کے ساتھ نیکی کرے، نبی کریم ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کی سہیلیوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے تھے اور ان کو تحائف بھیجتے تھے، جب بیویوں کی سہیلیوں کا یہ درجہ ہے تو باپ کے دوستوں کا مقام اس سے زیادہ بلند ہے، نیز ماں باپ کی وفات کے بعد ان کے لیے استغفار کرنا بھی ان کے ساتھ نیکی ہے۔

[1] سنن ابوداؤد

والدین پر خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ[1]

ترجمہ: آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں، فرمادیں: جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حق دار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں، اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بروایت عطاء کہا کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میرے پاس ایک دینار ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو اپنے نفس پر خرچ کر اس نے عرض کی کہ میرے پاس دو دینار ہیں آپ نے فرمایا کہ انھیں اپنے اہل و عیال پر خرچ کر اس نے کہا کہ میرے پاس تین

[1] البقرہ: 215

دینار ہیں تو آپ نے فرمایا کہ انھیں اپنے خادم پر خرچ کر اس نے عرض کی کہ میرے پاس چار دینار ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ان کو اپنے والدین پر خرچ کر۔ اس نے عرض کی کہ میرے پاس پانچ دینار ہیں تو آپ نے فرمایا کہ انھیں اپنے قرابت داروں پر خرچ کر اس نے عرض کی کہ میرے پاس چھ دینار ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو انھیں اللہ کی راہ پر خرچ کر اور یہ سب سے اچھا مصرف ہے۔[1]

نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: کیا تم لوگوں کو میں یہ بتاؤں کہ راہ خدا میں بہترین انفاق کونسا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں. پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اولاد کا اپنے والدین (ماں باپ) پر انفاق (خرچ) کرنا ہے.[2]

تھوڑا یا زیادہ جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو، اس مال کے سب سے زیادہ اور سب سے پہلے مستحق والدین ہیں جن کے ساتھ نیکی کرنا فرض اور ان کی نافرمانی کرنا حرام ہے اور والدین کے ساتھ سب سے بڑی نیکی ان پر خرچ کرنا اور ان کی سب سے بڑی نافرمانی ان پر خرچ کرنے سے گریز کرنا ہے۔ اس لیے صاحب استطاعت بیٹے کا والدین پر خرچ کرنا فرض ہے۔ لہذا مال خرچ کرنے کے معاملہ میں والدین کو اولیت حاصل ہے۔ ہاں یہ

[1] تفسیر ابن کثیر

[2] البر والصلۃ عن ابن المبارک

بات ذہن میں رہے کہ زکوۃ کا مال نہ اولاد والدین پر خرچ کر سکتی ہے اور نہ والدین اولاد کو دے سکتے ہیں۔اس کے علاوہ جو مال ہے۔اس کے سب سے زیادہ مستحق والدین ہیں۔ البتہ یہ استحقاق مشروط ہے۔اگر والدین محتاج ہیں تو پھر ان پر خرچ کرنا فرض ہو جاتا ہے اور اگر وہ خود صاحب مال ہیں تو پھر مالی خدمت فرض نہیں رہتی۔البتہ ان کی جانی خدمت کرے۔

سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے عروہ رحمۃاللہ علیہ سے روایت کیا کہ (آیت) "وقل لھما قولا کریما" کہ ان سے کسی چیز کو نہ روکو جس کا والدین ارادہ کریں۔[1]

حضرت عبدالرزاق نے مصنف میں حضرت حسن رحمۃاللہ علیہ سے روایت کیا کہ ان سے سوال کیا گیا والدین کے حسن سلوک کے بارے میں تو انھوں نے فرمایا کہ تو ان کے لیے ہر چیز کو خرچ کر دے جس کا تو مالک ہے اور تو ان کی اطاعت کر ان کاموں میں جن کا انھوں نے تجھ کو حکم دیا مگر یہ کہ اس میں گناہ یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو تو پھر ان کی اطاعت نہ کرو۔[2]

---

[1] الدر المنثور

[2] الدر المنثور

والدین کے ساتھ صلہ رحمی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا[1]

ترجمہ: فرمادیجئے: آؤ میں وہ چیزیں پڑھ کر سنادوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم ہے' کیونکہ انسان پر سب سے بڑا احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کے بعد انسان کے اوپر ماں باپ کا احسان ہے' کیونکہ انھوں نے اس کی پرورش کی اور جب وہ بہت چھوٹا اور کچھ نہیں کر سکتا تھا' اس وقت اس کو ضائع ہونے سے بچایا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی انتہائی تعظیم اور توقیر کا حکم دیا ہے' اور اپنا شکر ادا کرنے کے بعد ماں باپ کا شکر ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے:

[1] الانعام:6:151

والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ ان کی فرماں برداری اور اطاعت کی جائے' ان کا ادب اور احترام کیا جائے۔ ان کی ضروریات پوری کی جائیں اور ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھا جائے۔ اگر وہ ظلم کریں' پھر بھی ان کی اطاعت کی جائے۔ البتہ غیر شرعی احکام میں ان کی اطاعت نہ کی جائے' پھر بھی ان کے ساتھ نرمی رکھی جائے اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو ان کی قبر کی زیارت کی جائے اور ان کے لیے استغفار کیا جائے۔

پس سعادت مند وہ ہے جو ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کی فرصت کو غنیمت جانتا ہے تاکہ وہ ان کی موت کے سبب اس سے فوت نہ ہو جائے کہ پھر وہ اس پر نادم اور شرمندہ ہو۔ اور شقی (بدبخت) وہ ہے جس نے ان کی نافرمانی کی، بالخصوص وہ جس تک ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کا حکم پہنچا ہوا ہو۔

والدین کے لیے دعائے مغفرت

قرآن حکیم دعائے مغفرت کیلئے فرماتا ہے

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ [1]

ترجمہ: اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہو گا۔

---

[1] ابراھیم:41

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ[1]

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہوا اور (جملہ) مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

یا رسول اللہ ﷺ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ انکے ساتھ نیکی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں۔ فرمایا-: والد کے ساتھ نیکی کی چار باتیں ہیں: اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا اور اس کے لئے دعاءِ مغفرت کرنا، اس کی وصیت نافذ کرنا، اس کے رشتہ داروں سے نیک برتاؤ کرنا، اسکے دوستوں کا احترام کرنا[2]

---

[1] نوح: 28

[2] السنن الکبری

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق منقطع ہو جاتا ہے[1]

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے ثواب میں سے کچھ نہ گھٹے گا۔[2]

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے والدین کی قبر یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ زیارت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور فرمانبردار لکھ دیا جائے گا۔[3]

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَبَرَّ قَسَمَهُمَا وَقَضَى دَيْنَهُمَا، وَلَمْ يَسْتَسِبَّ لَهُمَا، كُتِبَ بَارًّا، وَإِنْ كَانَ

[1] کنزالعمال بحوالہ دیلمی

[2] طبرانی فی الاوسط و ابن عساکر

[3] الدر المنثور

عَاقًّا فِی حَیَاتِہِ. وَمَنْ لَمْ یَبَرَّ قَسَمَهُمَا وَیَقْضِ دَیْنَهُمَا، وَاسْتَسَبَّ لَهُمَا كُتِبَ

عَاقًّا، وَإِنْ كَانَ بَارًّا فِی حَیَاتِہِ»[1]

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دونوں (والدین) کی قسم کو پورا کیا، ان کے قرض کو ادا کیا ان دونوں کیلیۓ معاملات کو درست کیا وہ نیک لکھا جائیگا اگرچہ زندگی میں نافرمان تھا جس نے دونوں (والدین) کی قسم کو پورا نہ کیا، ان کے قرض کو ادا نہ کیا ان دونوں کیلیۓ معاملات کو درست نہ کیا وہ نافرمان لکھا جائیگا اگرچہ زندگی میں نیکی کرنے والا فرمانبردار تھا۔

ماں باپ اپنی اولاد کے لئے خدا کے فضل و کرم کا ذریعہ ہیں، اور خدا کی رضا ان کی رضا میں ہے، اسی لئے خدا نے جہاں اپنی عبادت کا حکم دیا وہاں والدین کے ساتھ احسان کرنے کا بھی حکم دیا۔

[1] المعجم الاوسط باب العین من اسمہ عیسی

ماں باپ کو تکلیف پہنچانا حرام ہے

امام احمد، امام بخاری، ابو داود، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میرے والدین کے مرنے کے بعد مجھ پر حسن سلوک میں کوئی صورت باقی ہے کہ میں ان سے حسن سلوک کروں آپ نے فرمایا ہاں چار چیزیں (باقی رہ جاتی ہیں) ان کے لیے دعا کرنا، ان کے لیے استغفار کرنا اور ان کے عہد کو پورا کرنا ان کے دوستوں کا اکرام کرنا اور (رشتہ داروں سے) صلہ رحمی (کا معاملہ) کرنا کیونکہ تیری رشتہ داری ان کی طرف سے ہے۔[1]

امام احمد اور امام بیہقی نے ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے والدین کو یا ان میں سے ایک کو پایا اس کے بعد پھر بھی وہ (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) آگ میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) بہت دور کر دے گا۔

---

[1] الدر المنثور

امام احمد اور امام بیہقی نے سہل بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کریگا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کریگا پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا اپنے والدین سے برأت کا اظہار کرنے والا (یعنی ان سے لا تعلق ہونے والا) اور ان سے بے رغبت ہونے والے اور برأت کا اظہار کرنے والا وہ شخص جس پر کسی قوم نے احسان کیا ہو پھر اس نے ان کی نعمتوں کی ناشکری کی اور ان سے بری (یعنی لا تعلق) ہو گیا۔[1]

امام حاکم، امام بیہقی، امام طبرانی، خرائطی نے مساوی الاخلاق میں (حاکم نے اس کو صحیح کہا اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی) حضرت بکار بن عبد العزیز بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ وہ اپنے باپ دادا ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر گناہ کی سزا اللہ تعالیٰ موخر فرما دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں قیامت کے دن تک سوائے والدین کی نافرمانی کے کیونکہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ موت سے پہلے زندگی میں ہی اس کو دے دیتے ہیں۔ جس نے ریاکاری کی تو اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری (قیامت کے دن)

[1] الدر المنثور

لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گا اور جو شخص شہرت کی خاطر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کرے گا (یعنی قیامت کے دن رسوا کرے گا)[1]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ عقوق (نافرمانی) میں سے کوئی شے اف سے بھی ادنیٰ اور گھٹیا پاتا تو یقیناً وہ اس کا ذکر کرتا پس نیکی اور احسان کرنے والا جو عمل کرنا چاہے کرے وہ ہر گز جہنم میں داخل نہ ہو گا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنے والا جو چاہے عمل کرے وہ ہر گز جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے انھوں نے کہا: ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بیشک میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے، تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کو کہا: "تو اپنے باپ کو میرے پاس لے آ"۔ پس اتنے میں حضرت جبرائیل (علیہ السلام) حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: بیشک اللہ عزوجل آپ کو سلام فرما رہا ہے اور آپ کو فرما رہا ہے کہ جب وہ بوڑھا شیخ آپ کے پاس آئے تو اس سے اس شے کے بارے

[1] الدر المنثور

پوچھنا جو اس نے اپنے دل میں کہی اور اس کے کانوں نے اسے نہیں سنا۔'' پس جب وہ بوڑھا شیخ آیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: ''تیرے بیٹے کو کیا ہوا ہے وہ تیری شکایت کر رہا ہے کیا تو اس کا مال لینا چاہتا ہے؟ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس سے پوچھئے کیا ہوا ہے اسے اس کی پھوپھیوں یا اس کی خالاؤں میں سے کسی ایک یا اپنی ذات کے سوا کسی پر خرچ کرتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''خاموش رہ، تو ہمیں اس سے رہنے دے، تو مجھے اس شے کے بارے بتا جو تو نے اپنے دل میں کہی تیرے کانوں نے اسے نہیں سنا'' تو اس بوڑھے شیخ نے کہا، قسم بخدا! یا رسول اللہ ﷺ آپ کے ساتھ ہمارے یقین میں مسلسل اضافہ کرتا رہتا ہے، تحقیق میں نے اپنے دل میں کوئی چیز کہی جسے میرے کانوں نے نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا: ''تم کہو اور میں سن رہا ہوں'' اس نے کہا

غَذَوْتُكَ مَوْلُودًا وَمِنْتُكَ يَافِعًا ... تُعَلُّ بِمَا أَجْنِي عَلَيْكَ وَتَنْهَلُ

جب سے تو پیدا ہوا میں نے تیرے لئے غذا فراہم کی اور تیرے باشعور ہونے تک تیرے نان ونفقہ کا بوجھ اٹھایا یا تو برابر میری کمائی سے فائدہ اٹھاتا رہا اور پروان چڑھتا رہا

إِذَا لَيْلَةٌ ضَافَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أَبِتْ ... لِسُقْمِكَ إِلَّا سَاهِرًا أَتَمَلْمَلُ

جب کوئی رات بیماری کا غم لے کر تجھ پر آتی تو میں تیری ناسازی و بیماری کے باعث رات بھر جاگ کر بڑی بے چینی و بے قراری سے صبح کرتا

تَخَافُ الرَّدَی نَفْسِی عَلَیْكَ وَإِنَّهَا ... لَتَعْلَمُ أَنَّ الْمَوْتَ وَقْتٌ مُؤَجَّلُ

میرا جی تیری موت کے اندیشہ سے ڈرتا رہتا ہے حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے

كَأَنِّي أَنَا الْمَطْرُوقُ دُونَكَ بِالَّذِي ... طُرِقْتَ بِهِ دُونِي فَعَيْنَايَ تَهْمَلُ

میری آنکھیں اس طرح زار و قطار رو رو کر آنسو بہاتی کہ جیسے وہ بیماری جو رات میں تجھے ہوئی تھی تجھے نہیں بلکہ مجھے ہوئی تھی

فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَايَةَ الَّتِي ... إِلَيْهَا مَدَى مَا فِيكَ كُنْتُ أُؤَمِّلُ

میں نے تجھے اتنی شفقت اور پیار کے ساتھ دکھ اٹھا کر پالا پوسا اور جب تو پروان چڑھا اور عمر کی اس منزل کو پہنچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا

جَعَلْتَ جَزَائِي غِلْظَةً وَفَظَاظَةً ... كَأَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ

تو اس کے بدلے میں تو میرے ساتھ سختی اور بد خلقی سے پیش آیا گویا کوئی میرے اوپر تیرا ہی فضل و احسان ہے۔

فَلَيْتَكَ إِذْلَمْ تَرْعَ حَقَّ أُبُوَّتِي ... كَمَا يَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَلُ

اے کاش جب تو نے حق قدری کا لحاظ نہ کیا تو کم از کم وہی سلوک کرتا جو ہمسایہ کرتا ہے

فأوليتني حَقَّ الْجِوَارِ وَلَمْ تَكُنْ ... عَلَيَّ بِمَالٍ دُونَ مَالِكَ تَبْخَلُ

تو نے مجھے پڑوسی کا حق تو دیا ہوتا اور مجھ پر اس مال کا خرچ کرنے میں بخیلی نہ کرتا جو اصل میں تیرا نہیں میرا ہی ہے

راوی نے کہا: پس اس وقت حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بیٹے کے گریبان کو پکڑا اور فرمایا: انت ومالك لأبيك (تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہے)۔ واللہ اعلم

حرفِ آخر

سبحان اللہ بحمدہ و سبحان اللہ العظیم

والدین نہ صرف انسان کے دنیا میں آنے کا سبب ہیں۔ بلکہ اگلے جہان میں بھی جنت اور دوزخ میں پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ جہاں ان کی خوشنودی کامیابی کی نوید ہے، وہیں ان کی ناراضگی ناک خاک آلود ہونے کا بھی سبب ہے۔

عن جابر بن عبد الله، ان النبی صلی الله علیه وسلم رقی المنبر، فلما رقی الدرجة الاولی، قال: آمین، ثم رقی الثانیة، فقال: آمین، ثم رقی الثالثة، فقال: آمین، فقالوا: یا رسول الله ﷺ، سمعناك تقول: آمین ثلاث مرات قال: لما رقیت الدرجة الاولی جاءنی جبریل، فقال: شقی عبد ادرك رمضان، فانسلخ منه ولم یغفر له، فقلت: آمین، ثم قال: شقی عبد ادرك والدیه او احدهما فلم یدخلاه الجنة، فقلت: آمین، ثم قال: شقی عبد ذکرت عنده ولم یصل علیك، فقلت: آمین[1]

ترجمہ: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ جب پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین پھر دوسری پر چڑھے تو فرمایا: آمین، پھر تیسری پر پڑھے تو فرمایا: آمین۔ صحابہ کرام رضی

---

[1] أخرجه الطبرانی فی الکبیر: 243/2 و البیهقی فی شعب الإیمان: 3622 ـ انظر صحیح الترغیب: 2491

اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو تین مرتبہ آمین کہتے ہوئے سنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا: بد بخت ہے وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا، پھر وہ گزر گیا اور اس کی بخشش نہ ہوئی، تو میں نے کہا: آمین۔ پھر کہا: بد نصیب ہے وہ بندہ جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا، تو میں نے کہا: آمین۔ پھر کہا: کم بخت ٹھہرا وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا۔ میں نے کہا: آمین۔

المختصر زندگی میں بھی انکے کم از کم سات حقوق ہیں اور ان کی وفات کے بعد بھی سات حق ہیں۔

زندگی کے آٹھ حق

عظمت، خدا اور رسول ﷺ کے بعد سب سے بڑا درجہ والدین کا ہے۔

ان سے محبت رکھی جائے۔

ان کی اطاعت کی جائے۔

ان کی خدمت میں ان کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچایا جائے۔

رفعِ حاجت، ان کی جو بھی ضرورت ہو اس کو پوری کرنا۔

فکرِ راحت، ان کے آرام کی بھی فکر کرے، ایسا نہ ہو کہ اپنے لئے تو اچھا بستر، گدا اور والدین کے لئے پرانا میلا کچیلا بستر، اپنے لئے پنکھا اور راحت کا انتظام اور والدین کیلئے کچھ نہیں۔

کبھی کبھی ان کی زیارت و ملاقات کرے

ان چیزوں کا خیال اور لحاظ رکھے۔

وفات کے بعد کے سات حق

ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

ان کے لیے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا جائے، قرآن کریم، کلمہ شریف اور ذکر اذکار و صدقہ و خیرات وغیرہ کا ثواب ان کو پہنچائے۔

اعانتِ احباب واہلِ قرابت، ان کے دوستوں نیز رشتہ داروں کی حسب استطاعت مدد کی جائے۔

اکرام واحترام احباب واہل قرابت، کسی کے والدین نے اگر دوسرا نکاح کر لیا تو ان کے جو اعزہ ہیں ان کی بھی مالی خدمت کی جائے۔

ادائے قرض وامانت، والد کے پاس کسی کی امانت تھی، والد کے اوپر کسی کا قرضہ تھا، تو اس کو ادا کرے۔

تنفیذِ وصیت، انہوں نے جو وصیتیں کی تھیں اس کو پورا کرے۔

گاہے گاہے ان کی قبر کی زیارت کرنا

ان کو دیکھتے ہوئے اللہ کے کلام سے سات آیات والی ام الکتاب، سبع مثانی دو دفعہ نازل ہونے والی سورۃ مبارکہ یاد آتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، کیسا پیارا رب ہے جس نے احسان کیا کہ نیک والدین عطا فرمائے اور انکے لئے احسان کا حکم بھی دیا، جن کے حقوق کماحقہ ادا نہیں ہو سکتے۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذات نے اپنا رحم و فضل والدین کی صورت میں انکے دلوں میں اولاد کی محبت ڈال کر عطا فرمایا۔

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ نے انہیں اسی دن کی کامیابی یا نامرادی کا سبب بنایا

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ رب کائنات نے انکی اطاعت اور فرمانبرداری اپنی خاص رحمت اور توفیق میں رکھی۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ والا رب ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ انکی عزت و عظمت و آبرو اور بزرگی کی سمجھ دے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہمیں انکے ساتھ اور اپنی نسلوں کے ساتھ ویسا سلوک کرنے والا بنانے کو اکابرین امت اپنے والدین اور اولادوں سے کرتے رہے۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور ہمیں اس طرز معاشرت سے بچائے جو ناکامی نامرادی میں ڈبو دے

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے فضل و کرم، اپنے محبوب اکرم ﷺ کے صدقے ، اپنے محبوب بندوں کی نسبت کے طفیل راہ نجات پر رکھے اور اسی پر موت اور کامیابی دے۔ ہر فتنہ سے اپنے احکام اور تقوٰی کی چار دیواری میں رکھے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

اظہار تشکر

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم : مَنْ لَم یَشْکُرِ النَّاسَ لَم یَشْکُرِ اللّٰہَ

حضور نبی اکرم ﷺ کا اشاد مبارک ہے کہ

جو شخص بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا (بھی) شکر ادا نہیں کرتا۔

میں اس کام میں اپنے تمام معاونین کا بے حد شکر گزار اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی انہیں اپنی شان کے مطابق صلۂ عظیم ، حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت اور اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی قربتیں، رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے۔

بالخصوص اپنی جامعہ کے مفتی پروفیسر ڈاکٹر محمد معظم فراز محمدی سیفی اور مولانا محمد یوسف محمدی سیفی،

ہمارے جامعہ کی ڈنمارک برانچ کے مہتمم مفتی طارق محمد امین محمدی سیفی،

پروف ریڈنگ کے لیے ہمارے جامعہ کے مفتی سید توقیر الحسن شاہ مشہدی، مفتی محمد احسان الحق محمدی سیفی

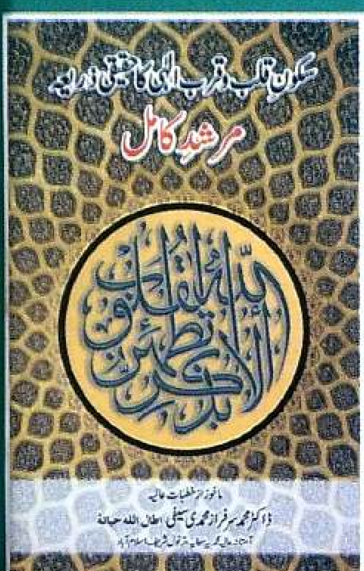
مفتی محمد فیضان محمدی سیفی اور سید طارف حسین شاہ صاحب محمدی سیفی

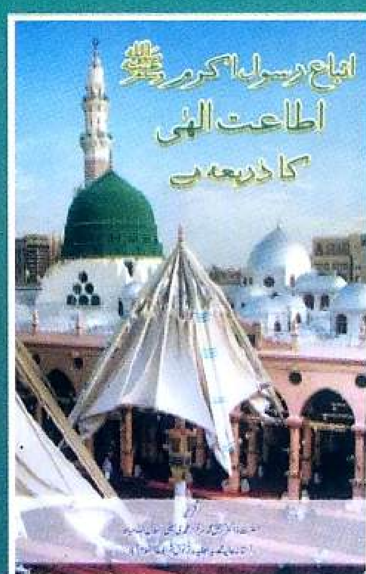
اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر اور دین پر استقامت عطا فرمائے۔

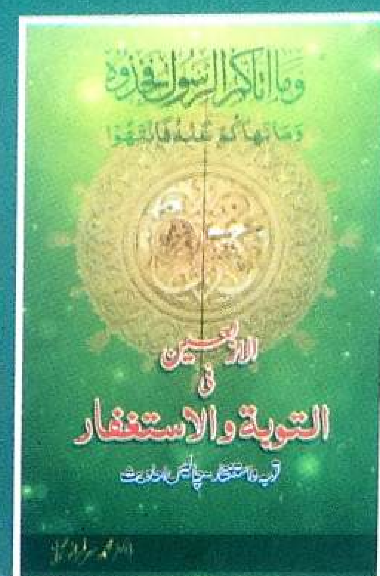
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ العَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالآخِرَةِ

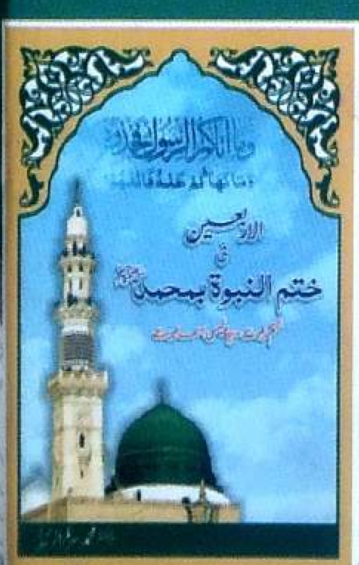
آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

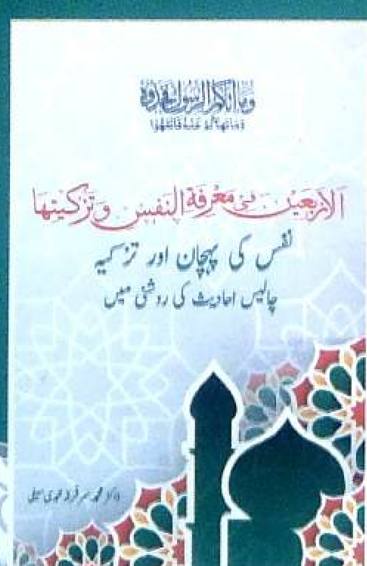
ادارہ ہٰذا کی دیگر تصانیف

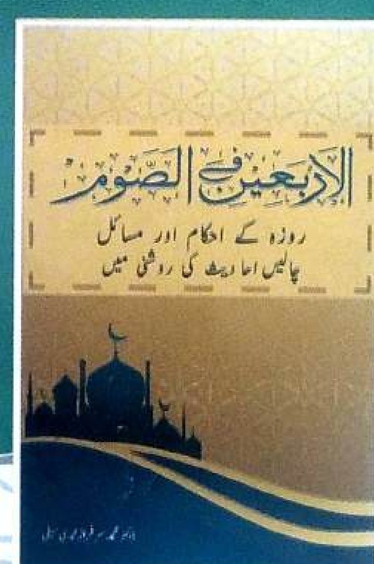












خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم۔ اسلام آباد